وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا (الحدیث)

سکول، کالجز، دینی مدارس کے
طلباء و طالبات کے لئے ایک

پُرکشش تُحفہ

علمی، ادبی، تاریخی، تحقیقی تقاریر

ذوقِ خطابت

تالیف

مولانا محمد عُمیر شاہین

مکتبہ ختم نبوت
MAKTABA
KHATM-E-NUBUWWAT

مکتبہ ختمِ نبوۃ

Marfat.com

Marfat.com

وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا (الحدیث)

سکول، کالجز، دینی مدارس کے طلباء و طالبات کے لئے ایک

پُرکشش تحفہ

علمی، ادبی، تاریخی، تحقیقی تقاریر

ذوقِ خطابت

تألیف

مولانا محمد عمیر شاہین

MAKTABA

مکتبہ ختمِ نبوۃ

38- غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

Lhr. 0300-4385230

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب:............................ ذوق خطابت

مؤلف:............................ مولانا محمد عمیر شاہین

اشاعت دوم:............................ نومبر 2006ء

باہتمام:............................ قاری ابوبکر صدیق

ناشر:............................ مکتبہ ختم نبوۃ اُردو بازار لاہور

0300-4789450=0300-4385230

قیمت:............................70

مکتبۃ ختم نبوۃ

38-غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور

Lhr. 0300-4385230

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

سراج العلماء فخر الاماثل حکیم العصر

شیخ المحدثین

کثر اللہ تعالیٰ امثالہم

عبدالمجید لدھیانوی

شیخ الحدیث جامعہ باب العلوم کہروڑپکا (لودھراں)

کے نام

گر قبول افتد زہے عز و شرف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اللّٰھُمَّ
بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

فہرست مضامین

ذوق خطابت

تقریز مولانا منیر احمد منور صاحب فیوضہم	6	تقریز مولانا علی شیر حیدری صاحب زید مجدہم	7
تاثرات......مولانا محمد حسن صاحب	8	تاثرات......قاری محمد یسٰین صاحب	9
دعائیہ کلمات......مولانا اللہ دوسایا	10	نبی رحمت ﷺ کا حلیہ وحسن	11
مقدمہ	13	تقریر یاد کرنے کا آسان طریقہ	17
نذرانہ عقیدت بحضور بارگاہ رسالت ﷺ	19	پیغمبر انقلاب ﷺ	21
تیری رحمت کے قصیدے	29	سید لولاک ﷺ کے اخلاق کریمہ	30
تجھ سا کوئی نہیں	38	رحمۃ اللعالمین ﷺ	40
طیبہ کی ہواؤں کی تاثیر نرالی ہے	47	معلم انسانیت ﷺ	48
محسن انسانیت ﷺ کا انداز تربیت	56	شمع ھدیٰ	66
محبت رسول اللہ ﷺ	67	نبی امی ﷺ کی فصاحت وبلاغت	74
پھر پیش نظر گنبد خضراء	82	سالار اعظم ﷺ	84
جانباز کا نذرانہ	92	جانثاران پیغمبر ﷺ	93
محبوب خدا ﷺ کہیے	100	ختم نبوت	101
ماخذ	110	....★....	★

Marfat.com

تقریظ

ناشر عقیدۃ الاکابر محقق دوراں علمی جانشین حضرت اوکاڑوی

مولانا منیر احمد صاحب دامت فیوضہم

نائب صدر اتحاد اہل سنت والجماعت پاکستان وشیخ الحدیث جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا (پنجاب)

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہ اجمعین.

امابعد:

ذوق مطالعہ اور ذوق تقریر وتحریر رکھنے والے فاضل نوجوان مولانا محمد عمیر شاہین صاحب کے خطبات سیرت نظر نواز ہوئے ہیں جس عزیز موصوف عناصر اربعہ یعنی علم وادب اور خطابت وتحقیق کے امتزاج سے سیرت النبی ﷺ کے عنوان پر چند خطبات تحریر کر کے عوامی خطباء وطلبہ میں علم وادب کے شوق اور خطابت وتحقیق کے ذوق کو ابھارنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ کہ ان عناصر اربعہ کے امتزاج سے ہی تقریر وخطبہ میں تائید پیدا ہوتی ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس مجموعہ کو قبولیت نامہ عطا فرما کر عمر شاہین صاحب ان کے والدین واساتذہ کے لئے دنیا وآخرت کی سعادت کا اور قارئین حضرات کے لئے کامیابی وکامرانی کا ذریعہ بنائیں۔

شیخ التفسیر والحدیث مولانا منیر احمد

جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا

Marfat.com

تقریظ

جامع العلوم النقلیہ والفنون العقلیہ رئیس المناظرین

مولانا علی شیر حیدری صاحب زید مجدہم

مدیر اعلیٰ ''الہدیٰ'' جامعہ حیدریہ لقمان خیر پور میرس سندھ

بسم اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علٰی حبیبہ الکریم وعلٰی آلہٖ وصحبہ اجمعین.

''ذوق خطابت'' ایک نوجوان اور اُٹھتے اُبھرتے خطیب عزیزم مولانا محمد عمیر سلمہ تعالیٰ کی کاوش ہے اللہ تعالیٰ اس تحریر کو بابرکت بنائے اور میرے نوجوان عزیز علماء وطلباء کو اس طرح محنت کی طرف متوجہ کرنے کا ذریعہ بنائے...... آمین۔

خاکپائے اہل حق

علی شیر حیدری عفی عنہٗ

۱۲/۶/۲۰۰۳

Marfat.com

تاثرات

امام الصرف والنحو ولی وقت مخزن محاسن اخلاق
استاذ العلماء حضرت مولانا محمد حسن صاحب عمت مکارمہم رئیس جامعہ محمدیہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ٥

امابعد!

اللہ پاک کی اپنے بندوں پر کی ہوئی بے شمار نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت بیان کی نعمت ہے، کیونکہ اس نعمت کے ذریعہ ہی بندہ اپنے دل کی نیک مراد کو آسانی کے ساتھ دوسروں تک پہنچا سکتا ہے۔ لہٰذا اس نعمت کی قدر یہ ہے کہ جس ذات عالی نے یہ نعمت عطا کی ہے۔ اس کی بات کو آگے پہنچانے کے لئے استعمال کیا جائے...... اس عظیم نعمت کی قدر کرتے ہوئے ہمارے نیک مخلص بھائی حضرت مولانا محمد عمیر شاہین صاحب سلمہ' نے بڑی محنت کے ساتھ اللہ پاک کی کائنات میں سب سے محبوب ہستی حضور ﷺ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر دس تقریروں کو جمع کیا ہے۔ جن کا مطالعہ ہر قاری کو حب رسول سے معمور کرنے کے ساتھ ساتھ قوت بیان میں برکت اور نورانیت کا سبب بنے گا۔ انشاء اللہ

اللہ تعالیٰ ہمارے عزیز کی اس نیک سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرماوے۔ (آمین)

محتاج دُعا

محمد حسن عفی عنہ جامعہ محمدیہ چوبرجی لاہور

Marfat.com

تاثرات

استاذ العلماء خطیب العصر حضرت مولانا قاری محمد یٰسین صاحب مدظلہٗ
خطیب مرکزی جامع مسجد تحصیل والی میلسی شہر رئیس جامعہ ابوہریرہؓ میلسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللّٰہ الذی علمنا البیان والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر الخطباء محمد وآلہٖ واصحابہ اجمعین ٥

امابعد!

عزیز القدر مولانا محمد عمیر شاہین کی تصنیف کردہ کتاب ''ذوق خطابت'' کے چند مقامات کو دیکھا۔ مولانا نے مذکورہ کتاب میں علمی، تاریخی نوادرات کو تحقیقی رنگ میں پیش کیا ہے اور ہر وعظ کو قرآنی آیات اور احادیث نبویہ اور اشعار سے مزین کیا ہے۔ ان کا طرز تحریر، شستہ کلام، حُسن ترتیب جملہ واعظین خطباء، طلبا، علماء کے لئے تبلیغی مُعلم کی حیثیت رکھتی ہے۔ مولانا موصوف زمانہ طالب علمی میں بھی ذی استعداد اور لائق تھے۔ اور جذبہ خطابت بھی شروع سے ہے۔

دُعا ہے کہ رب قدوس مولانا کو جزائے خیر عطاء فرماوے اور علم وعمل میں برکت و ترقی نصیب فرمائے اور اس محنت کو قبول فرما کر اپنی رضاء کا ذریعہ بنائے۔ اور نجاتِ آخرت کا وسیلہ بنائے۔ (آمین)

ابوالقاسم محمد یٰسین عفی عنہٗ

Marfat.com

دُعائیہ کلمات

استاذ المناظرین شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ عالی
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
حق تعالیٰ آپ کے زور بیان میں شاہینوں کی پرواز پیدا فرمائیں۔

آمین ثم آمین

محتاج دُعا
فقیر اللہ وسایا
چناب نگر

Marfat.com

نبی رحمت ﷺ کا حلیہ و حسن

میانہ قد سفید و سرخ جسم سرور عالم ﷺ
کشادہ سینۂ اقدس گداز و نرم و مستحکم
بلند و بالا لوح جبیں شفاف و نورانی
مہ و خورشید کو ہے جس کے آگے سخت حیرانی
روشن تھی ناف تک سینے سے بالوں کی وہ پتلی سی
کہ جیسے چاند کی آغوش میں شاخ سنبل کی
جھکی پلکیں بڑی آنکھیں نشیلی اور شرمیلی
سفیدی میں ملی سرخی منور اور چمکیلی
حسین و دلربا و خوبصورت اور خدا دیدہ
بُروں پہ سرمہ سودا، دروں وہ نور کا جلوہ
سیاہ دیدہ میں پوشیدہ جمال حق کی تابانی
سمائے ہیں نہ جانے کتنے اس میں جلوے نورانی
وہ اونچی نرم و نازک ناک جو چہرے کی زینت ہے
نہاں ہر سانس کے اندر بہار کیف جنت ہے
تھے دندان مبارک آپ کے خورشید کے ذرّے
شب تاریک میں تاروں سے جو زیادہ چمکتے تھے

Marfat.com

سر اقدس بڑا سب سے نمایاں گول اور اونچا
ہزاروں میں ہزاروں سے بلند و برتر و بالا
سیاہ زلفوں میں پوشیدہ شب دیجور کا عالم
نہایت نرم چمکیلے برائے نام پیچ و خم
بھری چوڑی ہتھیلی نرم اور دست کرم لمبے
نہایت خوبصورت انگلیاں لمبی قرینے سے
سفید و صاف اور شفاف خوشبودار تھیں بغلیں
نہیں تھے بال جن میں مشک وعنبر بار تھیں بغلیں
برابر تھے شکم اور سینہ پرنور دونوں ہی
تھیں دونوں پنڈلیاں شفاف وروشن گول اور سیدھی
بہت ہی خوشنما تھیں انگلیاں سب پائے اقدس کی
انگوٹھے کے قریں انگلی جو تھی وہ سب سے لمبی تھی
کوئی ان سے حسیں شے ہوتو تشبیہ اس سے دے دیں ہم
دو عالم سے نرالے جب ہیں کامل سرور عالم ﷺ
غرض کونین میں اس جسم اطہر کا نہیں ثانی
سراپا صرف وہ تھے مظہر آیات قرآنی

Marfat.com

مُقدّمة

الحمدللّٰہ رب اللعالمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ۔

امابعد:

خطابت انبیاء کرام علیہ السلام کی وراثت ہے...... انبیاء کرام علیہ السلام کے خطبات کو قرآن کریم نے بیان کیا ہے...... حضرت شعیب علیہ السلام کی پر مغز اور مربوط تقریر ہونے کی وجہ سے مفسرین نے انہیں خطیب الانبیاء کا لقب دیا ہے...... انبیاء کرام نے اپنے خطابات سے صنم پرستوں کو توحید پرست بنایا ہے...... ضلالت و کفر کی شب دیجور فضاء میں بھٹکنے والے...... ظلم و ستم کے لق و دق ریگستانوں میں سسک سسک کر دم توڑنے والی قوم ...... انصاف کے متلاشیوں کی چیخیں، گمراہی، جہالت اور استبداد کی آہنی دیواروں سے ٹکرانے کے بعد خاموش ہو چکی...... پھر سید الخطباء محمد عربی ﷺ کی سحر انگیز خطابت نے نسل آدم کا وقار بلند کر دیا...... غریبوں کو جینا سکھا دیا...... بے کسوں کو توانائی بخشی...... بے نواؤں کو قوت گویائی عطاء کی...... سنگدلوں کو موم کر دیا...... اہل عزیمت کی ہمتیں بڑھا دیں...... اصحاب صلاحیت کی صلاحتیں بڑھا دیں...... اذکیا کی ذھنتیں بڑھا دیں...... ادیبوں کا علم و فضل بڑھا دیا...... شعراء کے ذوق وجدان میں ترقی کی...... سورماؤں کی تلواروں کو، اہل علم کے قلم کو...... ممتاز افراد کی عبقریتوں کو راہ عروج پر گامزن کر دیا...... دلوں میں، خیالوں میں،

Marfat.com

سوچوں میں، تدبیروں میں، بدنوں میں، روحوں میں، احساسوں میں انقلاب برپا کر دیا......
استاذ الخطباء ﷺ کی تربیت یافتہ جماعت صحابہ کرامؓ نے خطابت کے وہ جوہر دکھائے......
جو تاریخ کے سنہری اوراق کی زینت بنے ہوئے ہیں......کتب سیر میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ
۹ ھ میں بنو تمیم کا ایک وفد استاذ الخطباء ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا......اور کہنے لگا
......ہمارے ساتھ فن خطابت اور شعر میں مقابلہ کیا جائے......عرب کے روشن ضمیر انسان ﷺ
نے بخوشی قبول فرمالیا......انہوں نے اپنے خطیب عطارد بن حاجب کو مقابلہ میں کھڑا کر دیا
......اس نے مسجد نبوی میں مختصر مگر جامع خطاب کیا......استاذ الخطباء ﷺ نے اپنے ایک
شاگرد جناب ثاقب بن قیسؓ کو حکم دیا کھڑے ہو کر جواب دو......ثابت بن قیسؓ نے اس کے
مقابلہ میں ایسا خطاب کیا......جس نے پورے مجمع کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا......بنو تمیم کا
شاعر زبرقان میدان میں آیا اس نے آٹھ اشعار پڑھے......فخر انسانیت ﷺ نے اپنے
محبوب شاعر حسانؓ بن ثابت کو حکم دیا......حضرت حسان نے اسی وزن پر اور اسی قافیہ پر
اٹھارہ اشعار کہہ کر بنو تمیم کے شاعر کو چت لٹا دیا......بنو تمیم پکار اٹھے ''خطیبکم اخطب من
خطیبنا وشاعر کم اشعر من شاعرنا '' تمہارا خطیب ہمارے خطیب سے اچھا ہے
تمہارا شاعر ہمارے شاعر سے اچھا ہے...... یہ تو گلشن نبوی کے ایک طالب علم کا حال ہے
ورنہ ایسے کئی واقعات کتب حدیث وسیر اور تاریخ ورجال میں موجود ہیں......امت محمدیہ میں
بے شمار خطیب گذرے ہیں جن کی پرسوز خطابت سے کفر وشرک کے بلاک ٹوٹے ہیں......

برصغیر کی تاریخ میں یہ بات سنہری اوراق کی زینت ہے کہ علماء دیوبند نے ایسے
خطابت کے بادشاہ تیار کیے......جن کی مثال نہیں ملتی......سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، سید حسین
احمد مدنیؒ، مولانا محمد الیاسؒ، سید انور شاہ کشمیری، علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا عبید اللہ سندھیؒ،
ابوالکلام آزادؒ، سید سلمان ندویؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ،
مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ، علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ، مولانا ضیاء القاسمی شہیدؒ، مولانا

Marfat.com

اعظم طارق شہیدؒ......انہوں نے اپنی خطابت کا سکہ منوایا ہے......اپنے کیا غیر بھی اعتراف کیے ہوئے ہیں......۱۹۲۷ء میں جب لاہور ہائیکورٹ نے جناب رسول اللہ ﷺ کی توہین سے لبریز کتاب کے ناشر راجپال کو چھوڑ دیا......مسلمانوں میں اضطراب اور ہیجان پیدا ہو گیا......احاطہ عبدالرحیم میں جلسہ منعقد ہوا......شاہ جیؒ سٹیج پر آئے......آنکھوں سے آنسوں چھلک رہے تھے......فرمانے لگے......''اے مسلمانانِ لاہور! آج جناب رسول اللہ ﷺ کی آبرو تمہارے شہر کے ہر ہر دروازے پر دستک دے رہی ہے......آج ناموس محمد ﷺ کی حفاظت کا سوال درپیش ہے اور یہ سانحہ سقوط بغداد سے بھی زیادہ غمناک ہے۔ زوال بغداد سے ایک سلطنت پارہ پارہ ہوگئی تھی......مگر توہین رسول اللہ ﷺ کے سانحہ سے آسمانوں کی بادشاہت متزلزل ہو رہی ہے......آج آپ لوگ جناب فخرِ رسل عربی رسول اللہ ﷺ کی عزو ناموس کو برقرار رکھنے کے لئے جمع ہوتے ہیں، جنس انسان کو عزت بخشنے والے کی عزت خطرے میں ہے......آج اس جلیل القدر ہستی کا ناموس معرض خطرے میں، جس کی دی ہوئی عزت پر تمام موجودات کو ناز ہے......آج مفتی کفایت اللہ اور مولانا احمد سعید کے دروازے پر ام المومنین عائشہ صدیقہؓ اور ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا آئیں اور فرمایا کہ ہم تمہاری مائیں ہیں۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کفار نے ہمیں گالیاں دیں ہیں ارے دیکھو تو! ام المومنین عائشہؓ دروازے پر تو کھڑی نہیں ہیں؟ (سن کر حاضرین میں کہرام مچ گیا اور مسلمان دھاڑیں مار مار کر رونے لگے) تمہاری محبت کا تو یہ عالم ہے کہ عام حالتوں میں کٹ مرتے ہو، لیکن کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آج سبز گنبد میں رسول اللہ ﷺ تڑپ رہے ہیں۔ آج خدیجہؓ اور عائشہؓ پریشان ہیں۔ بتاؤ تمہارے دلوں میں امہات المومنین کی کیا وقعت ہے۔ آج ام المومنین عائشہؓ تم سے اپنے حق کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ وہی جنہیں رسول اللہ ﷺ حمیرا کہہ کر پکارتے تھے۔ جنہوں نے سید عالم صلی اللہ ﷺ کی رحلت کے وقت مسواک چبا کر دی تھی......اگر تم خدیجہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے ناموس کی خاطر جانیں دے دو تم

Marfat.com

کچھ کم فخر کی بات نہیں ہے...... یاد رکھو جس دن یہ موت آئے گی پیام حیات لے کر آئے گی
مشہور ادیب ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب لکھتے ہیں کہ "اس روز پانی اور آگ سے یعنی سرد آہوں اور گرم آنسوؤں کے ملاپ سے ان کی تقریر ڈھل رہی تھی"۔ اس کا اثر اتنا ہوا کہ غازی علم الدین نے راجپال کو جہنم رسید کر دیا...... آپ کی عشق رسالت میں ڈوبی ہوئی خطابت سے متاثر ہو کر مولانا ظفر علی خان مرحوم نے کہا تھا۔

کانوں میں گونجتے ہیں بخاری کے زمزمے
بلبل چہک رہا ہے ریاض رسولؐ میں

اور آج بھی ہمارے ملک میں ایسے خطیب ہیں...... جو اس میدان کے واقعی شہسوار ہیں...... ہمیں اپنے ان خطباء پر فخر ہے...... تا قیامت امت ان پر فخر کرے گی۔

خطابت کی تعریف:

ارسطو خطابت کے متعلق راقمطراز ہے۔

الخطابت فمن من فنون القول یخاطب بها الجهود الخ .

خطابت کلام کے فنون میں سے ایک فن ہے۔ جس سے عوام الناس کو خطاب کر کے متوجہ کیا جاتا ہے۔ خطابت، کان اور نگاہ دونوں کو قبولیت کی طرف راغب کرتی ہے۔

(علمی تقریریں ص ۱۲)

علامہ جار اللہ زمخشریؒ لکھتے ہیں:

خاطبه احسن الخطاب وهو المواجهة بالكلام .

"خطابت اس کا نام ہے۔ کہ آپ بہترین کلام کے ذریعہ سے لوگوں کو متوجہ کریں"

(اساس البلاغہ ص ۱۱۴)

Marfat.com

تقریر یاد کرنے کا آسان طریقہ

1) خطبہ سے لے کر آخر تک تقریر کو تین چار مرتبہ ضرور پڑھیں ...... اگر کہیں مشکل پیش آئے تو اپنے اساتذہ کرام سے رابطہ کریں۔

2) اپنی ذہنی استعداد کے مطابق تقریر کے کچھ حصے بنالیں ...... مثلاً ایک دن خطبہ یاد کریں دوسرے دن اشعار تیسرے دن تمہیدی پہرا۔ پھر آگے روزانہ ایک ایک پہرا کر کے یاد کرنا شروع کر دیں۔ جس کو اللہ نے خود حافظہ کی دولت سے نوازا ہے وہ تو ایک دن میں یاد کر سکتا ہے۔

3) یاد کر لینے کے بعد کسی قابل اعتماد ساتھی کو سنائیں ...... تا کہ اغلاط کی درستی ہو جائے۔

4) جب یاد ہو جائے تو پھر اس کو بلند آواز سے کہیں تا کہ گل کھل جائے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔

كان صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم يبلغ حيث لا يبلغ صوت غيره .

5) محسوس ہو کہ گلا کھل گیا ہے...... اب اپنے ہاتھوں کو مناسب حرکت دینا شروع کر دیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے جو بات مخاطب کو سمجھ نہیں آ رہی ہوتی وہ بعض اوقات ہاتھوں کے چلانے سے سمجھ میں بامعانی آجاتی ہے۔

Marfat.com

6) تقریر کرتے وقت چہرے پر سنجیدگی ہونی چاہیئے۔گفتگو کے مطابق اپنے چہرہ پر کبھی حیرانگی، کبھی غصہ کی کیفیت ہونی چاہیئے...... مشکوٰۃ شریف کی حدیث میں ہے کہ دورانِ تقریر سید الخطباء ﷺ کی آواز اونچی ہو جاتی تھی......غصہ کی کیفیت ہو جاتی تھی آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں گویا کہ آپ کسی دشمن کی فوج کو للکار رہے ہیں۔

7) گفتگو ٹھہر ٹھہر کر کرنی چاہیئے۔مگر روانی ضرور ہو۔

8) تقریر کرتے وقت امتیازی شان سے کھڑے ہوں بموقعہ دائیں بائیں ضرور متوجہ ہوں۔اس سے خطابت میں حسن پیدا ہوتا ہے اور سامعین محفوظ بھی ہوتے ہیں۔

9) آنکھیں بند کر کے تقریر کبھی نہ کریں۔آنکھیں بند کر کے تقریر کرنے والا ایسے ہوتا ہے جیسے ٹیپ ریکارڈ میں کیسٹ چل رہی ہو......اور یہ خطابت کی توہین ہے۔

10) میں نے حوالہ جات اکثر جگہ لکھ دیئے ہیں...... اصل کتاب کی طرف رجوع کر کے بلند ہمتی سے تقریر کریں۔

آخر میں والد محترم جناب قاری عبدالرحمٰن صاحب۔صاحب علم وقلم مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب، مولانا ثناء اللہ سعد صاحب، مولانا محمد صدیق طارق صاحب، اپنے برادر عزیز مولانا محمد اطہر شاہ صاحب مولانا نور محمد صاحب شاہین برادرم محمد شعیب صاحب برادرم محمد کلیم اختر صاحب کا ممنون ہوں کہ جنہوں نے میرے ساتھ ہر قسم کا تعاون کیا۔

آخر میں جناب قاری ابوبکر صدیق مدیر مکتبہ ختم نبوت کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس کتاب کو بڑے خوبصورت انداز میں شائع کیا، اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔جزاکم اللہ جزاً۔

والسلام

محمد عمیر شاہین
صفدریہ اسلامک ریسرچ سینٹر
مدرسہ عربیہ مکی مسجد ریلوے روڈ میلسی ضلع وہاڑی

Marfat.com

نذرانہ عقیدت بحضور بارگاہِ رسالت ﷺ

الٰہی کس سے بیاں ہو سکے ثنا اس کی
کہ جس پہ ایسا تری ذاتِ خاص کا ہو پیار
جو تو اسے نہ بناتا تو سارے عالم کو
نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زنہار
تو فخرِ کون و مکان زبدۂ زمین و زماں
امیر لشکرِ پیغمبراں شہ ابرارؐ
تو بوئے گل ہے اگر مثلِ گل ہیں اور نبی
تو نورِ شمس ہے گر اور نبی ہیں شمسِ نہار
حیاتِ جان ہے تو، ہیں اگر وہ جانِ جہاں
تو نورِ دیدہ ہے گر ہیں وہ نورِ دیدۂ بیدار
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار
امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ
کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا شمار
جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں
مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مرغ و مار

Marfat.com

جو یہ نصیب نہ ہو اور کہاں نصیب مرے
کہ میں ہوں اور سگانِ حرم کی تیرے قطار
اُڑا کے باد مری مُشتِ خاک کو پسِ مرگ
کرے حضور ﷺ کے روضے کے آس پاس نثار
ولے یہ رُتبہ کہاں مُشتِ خاک قاسم کا
کہ جائے کوچۂ اَطہر میں تیرے بن کے غبار

(قاسم العلوم والخیرات مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ)

Marfat.com

پیغمبر انقلاب ﷺ

بسم اللهِ الرحمن الرَّحیم

الحمدللّٰہ ونحمدہٗ ونثنی علیہ کماھو اھلہ ثم الصلوٰۃ علی افضل البشر وخیر الانام اما الانبیآء وخاتم النبیین سید المرسلین رحمۃ للعالمین محمد الامین والہ وصحبہ وبارک وسلم۔

امابعد:

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم۔

الٓر۔ کتب انزلنہٗ لتخرج الناس من الظلمات الی النور۔ وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔

بُعِثتُ بجوامع الکَلِم ونُصِرتُ بالرُّعب وبَینَا اَنَا نائم رَاَیتنِی اُتِیتُ بمضاتیح خزائن الارضَ فُوضِعَتُ فی یدی۔

(متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۱۲)

اپنی حد سے بڑھ گئی جب کفر کی تیرہ شبی
آپ کی آمد نے دنیا میں اجالا کردیا
آدمیت کا غرض ساماں مہیا کر دیا
اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا

Marfat.com

وہ جب آئے تو خود ہی بجھ گئے آتش کدے سارے
لرز اٹھے وفور خوف سے خود کفر کے سارے
جس زمین پر آپؐ کے نقش قدم پڑتے گئے
اس زمین کا ذرّہ ذرّہ آسماں بنتا گیا

گرامی قدر واجب الاحترام علماء کرام، برادران اسلام آج میں آپ حضرات کے سامنے ''پیغمبر انقلاب'' کے عنوان سے گفتگو کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحیح صحیح عرض کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

سامعین ذی وقار:

پیغمبر انقلاب ﷺ کی آمد سے قبل انسانیت ایک سرد لاشہ تھی۔ جس میں کہیں روح کی تپش، دل کا سوز اور عشق کی حرارت باقی نہیں تھی۔ انسانیت کی سطح پر خودرو جنگل اُگ آیا تھا۔ ہر طرف جھاڑیاں تھیں۔ جن میں خونخوار درندے اور زہریلے کیڑے تھے۔ یا ہر طرف دلدلیں تھیں۔ جن میں جسم سے چمٹ جانے والی خون چوسنے والی جونکیں تھیں۔ اس جنگل میں ہر طرح کا خوفناک جانور، شکاری پرندہ اور دلدلوں میں ہر قسم کی جونک پائی جاتی تھی۔ لیکن آدم زادوں کی اس بستی میں کوئی آدمی نظر نہیں آتا تھا۔

شاعر نقشہ کھینچتا ہے۔

تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بیباک جیسے

میرے بھائیو!

اچانک انسانیت کے اس سرد جسم میں گرم خون کی ایک رو دوڑ گئی۔ نبض میں حرکت پیدا ہوگئی۔ جسم میں جنبش پیدا ہوگئی۔ جن پرندوں نے اس کو مردہ سمجھ کر اس کے بے حس جسم کی ساکن سطح پر بسیرا کر رکھا تھا...... ان کو اپنے گھر چلتے اور جسم لرزتے محسوس ہوئے۔ قدیم

٢٣٦٢٦

Marfat.com

سیرت نگار اس کو اپنی خاص زبان میں یوں بیان کرتے ہیں کہ کسریٰ شاہ ایران کے محل کے کنگرے گرنے لگے اور آتش فارس ایک دم بجھ گئی۔ لیکن زمانہ حال کا مؤرخ اس کو یوں بیان کرتا ہے...... کہ انسانیت کی اس اندرونی حرکت سے اس کی بیرونی سطح میں اضطراب پیدا ہو گیا۔ تنکوں کا ہر گھونسلا بکھرتا نظر آیا۔ کسریٰ و قیصریٰ کے خود ساختہ نظاموں میں زلزلہ برپا ہو گیا۔

شاعر کہتا ہے۔

شام غم لیکن خبر دیتی ہے صبح عید کی
ظلمت شب میں نظر آئے گی کرن امید کی

میرے دوستو!

ایسے وقت میں کہ جب انسانیت پر نزاع کا عالم طاری تھا۔ ساری دنیا اپنے تمام ساز و سامان کے ساتھ ہلاکت کے مہیب و عمیق غار میں گرنے والی تھی۔ عین اس وقت میں اللہ نے محمد عربی ﷺ کو وحی و رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ آپ ﷺ نے انسانیت کو نئی روشنی بخشی۔ انسانیت کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی راہ پر گامزن کر دیا۔

شاعر کہتا ہے۔

گھٹا اک پہاڑوں سے بطحا کے اٹھی
پڑی چار سو یک بیک دھوم جس کی
رہے اس سے محروم آبی نہ خاکی
ہری ہوگئی ساری کھیتی خدا کی

میرے بھائیو!

☆...... پھر رسول اللہ ﷺ نے جہاں قدم اقدس رکھا محبت کی بارگاہ میں معطر ہو گئیں!
☆...... رسول اللہ ﷺ نے جن اشیاء کو چھو لیا۔ ان کو عظمت بے پناہ نصیب ہو گئی!

☆...... رسول اللہ ﷺ کے تخیل نے جن جن چیزوں کو سمولیا۔ وہ اوج مقدر پر جلوہ افروز ہو گئیں!

☆...... رسول اللہ ﷺ کی چشم رحمت جدھر جدھر اٹھی۔ ادھر ادھر عطاء الٰہی کے دفتر کھل گئے!

☆...... رسول اللہ ﷺ کی نظر جب ابو بکر پر پڑی تو وہ صدیق اکبر کہلائے!

☆...... یہی نظر جب عمرؓ پر پڑی تو وہ فاروق اعظم کہلائے!

☆...... یہی نظر جب عثمانؓ پر پڑی تو وہ ذوالنورین کہلائے!

☆...... یہی نظر جب علیؓ پر پڑی تو وہ مرتضٰی کہلائے!

☆...... یہی نظر جب حسنؓ و حسینؓ پر پڑی تو وہ جنتی نوجوانوں کے سردار کہلائے!

☆...... یہی نظر جب ابو عبیدہؓ پر پڑی تو وہ امین امت کہلائے!

☆...... یہی نظر جب جب ابو ہریرہؓ پر پڑی تو وہ محدث امت کہلائے!

☆...... یہی نظر جب عبداللہؓ بن عباس پر پڑی تو وہ قرآن کے مفسر کہلائے!

☆...... یہی نظر جب عبداللہؓ بن مسعود پر پڑی تو وہ فقیہہ امت کہلائے!

☆...... یہی نظر جب ابوذر غفاریؓ پر پڑی تو وہ زہد و تقویٰ کے پہاڑ کہلائے!

☆...... یہی نظر جب عائشہ صدیقہؓ پر پڑی تو وہ صدیقہ کائنات کہلائیں!

☆...... یہی نظر جب سعید بن ابی وقاصؓ پر پڑی تو وہ فاتح ایران کہلائے!

☆...... یہی نظر جب امیر معاویہؓ پر پڑی تو وہ 64 لاکھ 65 ہزار مربع میل کے فاتح کہلائے!

☆...... یہی نظر جب حمزہؓ پر پڑی تو وہ سید الشہداء کہلاتے!

☆...... یہی نظر جب خالد بن ولیدؓ پر پڑی تو وہ 125 جنگوں کے فاتح کہلائے!

☆...... یہی نظر جب ابی بن کعبؓ پر پڑی تو وہ قرآن کے بڑے قاری کہلائے!

☆...... یہی نظر جب حنظلہؓ پر پڑی تو وہ غسیل الملائکہ کہلاتے!

☆...... یہی نظر جب بلالؓ پر پڑی تو وہ چلتا زمین پر ہے اس کے پاؤں کی کھسکھاہٹ جنت میں صفائی دیتی ہے۔ شاعر رسول اللہ کی مقدس جماعت صحابہ کرامؓ کو یوں خراج

عقیدت پیش کرنا ہے

عروج ہوا ایسا نصیب تم کو دنیا میں
آسمان خود تمہاری رفعتوں پر ناز کرے

میرے دوستو!

یہ انقلاب ہے ...... یہ تبدیلی ہے ...... کہ معاشرہ بدل گیا ...... تہذیب بدل گئی ...... تمدن بدل گیا ...... کلچر بدل گیا ...... ثقافت بدل گئی ...... صنعت بدل گئی۔......

☆ ...... یہ انقلاب تجارت میں آیا!

☆ ...... یہ انقلاب بازاروں میں آیا!

☆ ...... یہ انقلاب گلیوں میں آیا!

☆ ...... یہ انقلاب شہروں میں آیا!

☆ ...... یہ انقلاب ملکوں میں آیا!

☆ ...... یہ انقلاب پہاڑوں پہ آیا!

☆ ...... یہ انقلاب جزیروں میں آیا!

☆ ...... یہ انقلاب صحراؤں میں آیا!

☆ ...... یہ انقلاب ایوانوں میں آیا!

☆ ...... یہ انقلاب عدالتوں میں آیا!

☆ ...... یہ انقلاب عرب میں آیا!

☆ ...... یہ انقلاب عجم میں آیا!

☆ ...... یہ انقلاب یورپ میں آیا!

☆ ...... یہ انقلاب سیاست دانوں میں آیا!

☆ ...... یہ انقلاب بادشاہوں میں آیا!

Marfat.com

☆...... یہ انقلاب فلسفیوں میں آیا!

☆...... یہ انقلاب منطقیوں میں آیا!

☆...... یہ انقلاب سائنسدانوں میں آیا!

☆...... یہ انقلاب مکہ کی وادیوں میں آیا!

☆...... یہ انقلاب طائف کی والوں میں آیا!

☆...... یہ انقلاب مدینہ والوں میں آیا!

☆...... یہ انقلاب سوچوں میں آیا!

☆...... یہ انقلاب تحریر وتقریر میں آیا!

یہ انقلاب جب آیا تو اس کے نتیجہ میں ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مقدس جماعت تیار ہوگئی...... وہ ایسے نیک بن گئے...... ایسے فاتح بن گئے...... ایسے گفتگو وتحریر کے بادشاہ بن گئے...... تاریخ انسانیت ایسے اشخاص پیش کرنے سے قاصر ہے...... شاعر جھوم جھوم کر کہتا ہے......

کیا تو نے صحرا نشینوں کو یکتا
خبر میں، نظر میں، آذان سحر میں

میرے بھائیو!

وہ لوگ جو کفر وشرک میں بھٹکے ہوئے تھے...... وہ لوگ جو توحید کا چراغ گل کرنے کے لئے شب و روز کوشاں تھے...... جب ان کے کانوں میں رسول اللہ ﷺ کا پیغام پہنچا تو وہ سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہوگئے...... ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کرنے لگا...... یارسول اللہ ﷺ میرا باپ منافق ہے...... اسلام کے خلاف سازشیں کرتا ہے...... مجھ سے اس کی یہ حرکتیں برداشت نہیں ہوتیں...... آپ اجازت دیں تو میں اپنی تلوار سے اس کا سر قلم کر کے آپ کے قدموں میں ڈھیر کردوں...... رسول اللہ ﷺ نے

نظر اٹھا کر اپنے دیوانے کی طرف دیکھا...... تو وہ ننگی تلوار لئے حکم کا منتظر ہے...... لیکن آپ نے منع فرما دیا...... گلشن نبویؐ کے اس مہکتے پھول کو حنظلہ بن ابی عامر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔......

تیرے فقیروں کو بانٹتے دیکھتا ہوں دار کی کر بائی
تیرے غلاموں کو روندتے دیکھتا ہوں فرعون کی خدائی

میرے دوستو!

رسول اللہ ﷺ کی یہ مقدس جماعت آپ کی ہمراہی کو اپنی معراج تصور کرتے تھے......

میں آپ کے سامنے ایک واقعہ ذکر کرتا ہوں جو صنم کدوں میں توحید کی صدا بلند کرنے والے سید لولاک ﷺ کے انقلاب کی اعلیٰ دلیل ہے...... جب میدان احد میں نکلنے کے لئے دربارِ نبوت سے حی علی الجہاد کی صدا بلند ہوئی...... حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ جس حالت میں تھے...... میدان جہاد کی طرف دوڑ اٹھے...... ایک رات قبل ان کی بیوی نے خواب میں دیکھا کہ آسمان کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے...... خواب کی تعبیر وہ جان چکی تھی...... لیکن رسول اللہ ﷺ کے حکم اور شہادت کے راستے میں اپنے شوہر کے پاؤں کی زنجیر نہیں بننا چاہتی تھی...... حنظلہ بیوی کے بستر سے سیدھا میدان میں پہنچ چکے تھے...... جنگ کا میدان حنظلہ کی شہادت پر رشک کر رہا تھا...... کفر کے کئی سرغنے ان کی تلوار کے نیچے سسک رہے تھے...... لڑتے لڑتے ابوسفیان کے ساتھ انکا مقابلہ شروع ہو گیا...... قریب تھا کہ حنظلہ کی تلوار سے ابوسفیان کا فیصلہ ہو جاتا ...... شداد بن الاسود آگے بڑھا...... اور اس نے حضرت حنظلہ کے اس وار کو جو ابوسفیان کی طرف بڑھ رہا تھا...... اپنی تلوار پر روکا اور دوسرے وار میں حضرت حنظلہ جنت کے مسافر بن گئے۔......

لڑائی ختم ہوئی تو رسول اللہ ﷺ اپنے دیوانے کی تلاش میں نکلے...... رسول اللہ ﷺ خود بھی زخموں سے چور چور ہیں...... جب لاشوں میں سے حضرت حنظلہؓ کی لاش نکلی...... تو

Marfat.com

آپ کے چہرے پر مسکراہٹ نے ماحول کو منور کر دیا...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے اس شہید بھائی کو فرشتے جنت میں لے جانے سے قبل بادلوں کے شفاف پانی سے چاندی کے برتنوں میں غسل دے رہے تھے...... رسول اللہ ﷺ نے ان کی بیوی سے پوچھا تو انہوں نے سارا ماجرا بتا دیا کہ جب دربار نبوت سے جہاد کی صدا اسی تو میرے پاس تنہائی میں تھے...... انہیں یہ گوارا نہ ہوا کہ آقا کی طرف سے جو حکم جاری ہو چکا ہے اس میں اتنی بھی تاخیر کی جائے کہ غسل رک جائے...... یہ عشق رسول ہے۔

(سیرۃ مصطفیٰ ص ۲۰۴، خصائص کبری ص ۲۱۶ ر ج ۱) روض الانف ص ۱۳۳ ج ۲)

کیوں پھر نہ صفیں قیصر و کسریٰ کی الٹ دیں۔

آخر تو وہی ہم ہیں غلامان محمد ﷺ

میرے بھائیو!

یہ انقلاب ہے۔ یہ تبدیلی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے عرب کے معاشرے کو گناہوں سے پاک کر دیا۔ جرائم سے روک دیا۔ روحوں کو بالیدگی بخش دی۔ دلوں کو پاک کر دیا۔ گناہوں پر پہرے بٹھا دیئے۔ خیالات پر قدغنیں عائد کر دیں۔ غلاموں کے حقوق بتا دیئے۔ والدین کے حقوق سے آشنا کر دیا۔ عورتوں کے حقوق بتا دیئے۔ دنیاوی لذتوں سے ہٹا کر آخروی لذتوں کا مزا عطاء کر دیا۔ پھر دنیا کی یہ بدترین قوم بہترین قوم بن گئی۔

آخر میں اتنا کہتے ہوئے اجازت چاہوں گا۔

ہر طرف تیرگی تھی نہ تھی روشنی
آپ آئے تو سب کو ملی روشنی
اسوۂ مصطفیٰ ﷺ کی یہ تعریف ہے
روشنی روشنی روشنی روشنی

Marfat.com

تیری رحمت کے قصیدے

میں مصرعہ اوّل، مہ و اختر سے لکھوں گا
پھر نعت تیری خامۂ خاور سے لکھوں گا
میں تیرے جمال رُخ زیبا کی ستائش
دھو دھو کے قلم، زم زم و کوثر سے لکھوں گا
اے ہادی اعظم ﷺ تیری رحمت کے قصیدے
میں نور بھرے، صبح کے منظر سے لکھوں گا
میں پڑھ کے تہجد تیری ہر نعت کا مصرعہ
شبنم سے دھلی، شاخ معطر سے لکھوں گا
میں ان کے ہر اک نقش کف پا کی فضیلت
اے ماہِ دو ہفتہ تیرے پیکر سے لکھوں گا
میں ان کے ہر اک سانس کی مہکار کی باتیں
خوش رنگ شگوفوں سے، گل تر سے لکھوں گا

Marfat.com

سیدلولاک ﷺ کے اخلاق کریمہ

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمدللّٰہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی سید المرسلین محمد و الہ و اصحابہ اجمعین و من تبعھم باحسان الی یوم الدین ......

اما بعد:

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم . بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم . وانک لعلی خلق عظیم وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ بعثنی لتمام مکارم الاخلاق و کمال محاسن الافعال .

(رواہ فی شرح السنۃ بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۱۴)

صدق اللّٰہ وصدق رسولہ النبی الکریم.

ہے عرش پہ قوسین کی جا، جائے محمد ﷺ
رشک یدبیضا ہے کف پائے محمد ﷺ
عیسٰی سے بڑھ کر لب گویائے محمد ﷺ
اندھیرا ہوا کفر کا سب دور جہاں سے
روشن ہوا عالم جو یہاں آئے محمد ﷺ
عصیاں سے بری ہو کے قیامت میں اٹھے گا
بیشک ہے بہشتی جو ہے شہدائے محمد ﷺ

(جان رابرٹ جان)

Marfat.com

گرامی قدر و اجب الاحترام علماء کرام آج میں آپ کے سامنے ''سید لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمہ'' کے عنوان سے چند لمحے گفتگو کی جسارت کر رہا ہوں ...... دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحیح صحیح عرض کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

سامعین ذی وقار:

☆ ...... خیابان ہستی جب اجڑا پڑا تھا!

☆ ...... ہر طرف خزاں اور باد سموم نے ایک طوفان برپا کر رکھا تھا!

☆ ...... ہر طرف ویرانہ ہی ویرانہ تھا!

☆ ...... وحشت و بربریت نے دنیاء پر سکوت طاری کر رکھا تھا!

☆ ...... دنیا گھٹا ٹوپ اندھیروں سے معمور تھی!

☆ ...... خون ریزی اور سفا کی عربوں کی فطرت ثانیہ بن چکی تھی!

☆ ...... جب پوری کائنات پر جہالت کے بادل منڈلا رہے تھے!

☆ ...... عقل و دانش مفقود ہو چکی تھی!

☆ ...... حسن و اخلاق اٹھ چکا تھا!

☆ ...... عیاری و مکاری ان کا مقدر بن چکی تھی!

☆ ...... شرم و حیاء کا جنازہ نکل چکا تھا!

☆ ...... خانہ خدا بت خانے میں تبدیل ہو چکا تھا!

فانی بدیوانی کہتا ہے:

بدلا ہوا تھا رنگ گلوں کا تیرے بغیر
اک خاک سی اڑی ہوئی سارے چمن میں تھی

Marfat.com

میرے بھائیو!

جب موسم خزاں میں درختوں کے پتے جھڑ جاتے ہیں......تو بہار کی دلفریب ہوا میں بھی بہت دور پیچھے نہیں رہتیں ......خدائے بزرگ و برتر کو انسانیت کی اس حالت زار پر رحم آیا......اس نے عرب کے معروف شہر مکہ میں ایسے رہبر کامل کو آفتاب عالم تاب بنا کر بھیجا ......جس کی درخشاں اور تابانی نے تاریک راہ گزاروں کو بھی بقعہ نور بنا دیا... حضرت زکی کیفی فرماتے ہیں۔

فضائیں نغمۂ توحید سے معمور کر ڈالیں
بہاریں گلشن ہستی میں لانے کے لئے آئے

میرے دوستو!

☆......جس نے پورے عالم کو رحمت للعالمین میں پناہ دی!

☆......جس نے ہمارے بازوؤں کو کشور کشائی کی طاقت بخشی!

☆...... جس نے ہمارے دلوں کو اپنی خندہ جبینی سے آفتاب و ماہتاب کی طرح جگمگا دیا!

☆......جس نے ایمان کی لافانی دولت سے مالا مال کر دیا!

☆......جس پر قرآن کریم جیسی لازوال کتاب نازل ہوئی!

☆......جو مسکرایا تو چمنستان کونین کے پھولوں نے ہنسنا سیکھا!

☆...... جو اٹھا تو پہاڑوں نے سربلندی پائی جس کے خرام ناز سے صبا نے ٹہلنا سیکھا!

☆......جو نور میں سب سے پہلے اور ظہور میں سب سے آخر تھا!

☆......جس کی توانائیوں نے کائنات کی تسخیر پر قادر کر دیا!

☆......جس نے عرب کے بدوؤں اور حجاز کے ساربانوں کو شہنشاہوں کے گریبانوں سے کھیلنا سکھا دیا!

☆...... جس نے تقویٰ، دیانت اور فراست کو انسانی شرف کی دلیل ٹھہرا دیا!

زکی کیفی فرماتے ہیں:

جہاں میں علم اور انصاف کی پھر طرح نو ڈالی
سرِ ظلم و جہالت پھر جھکانے کے لئے آئے

میرے بھائیو!

عرب کے روشن ضمیر انسان ﷺ نے شرک وعصیات بت پرستی اور اوہام پرستی کے تناور درختوں کو جڑوں سے اکھاڑ دیا...... مکہ کا یہ دریتیم لا الہ الا اللہ کی طرف بلاتا رہا...... اور پوری انسانیت کو راہ ہدایت دکھانے میں معروف رہا...... جس کی مخاصمت میں طاغوتی طاقتوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا...... آپ کو ہجرت پر مجبور کر دیا گیا...... ظلم وستم کے پہاڑ توڑ دیئے گئے ...... رسول اللہ نے ایسی درندہ صفت قوم کی اس نہج سے راہنمائی کی فتح ونصرت کی بلندیوں میں کوئی ان کا ثانی نہ بن سکا...... ظلم و جہالت کی آغوش میں پرورش پانے والی قوم آن کی آن میں تہذیب وتمدن میں اس قدر بلند معیار تک پہنچ جاتی ہے...... کہ معاشی و معاشرتی اور سیاسی وعسکری میدان میں کوئی ان کا ثانی نہیں ملتا......

عروج ہوا ایسا نصیب تم کو دنیا میں
آسمان خود تمہاری رفعتوں پہ ناز کرے

میرے بھائیو!

رسول اللہ ﷺ کی اخلاقی تربیت کی بدولت صرف ملک کا طریق نظام نہیں بدلا ...... بلکہ ذہن بدل گئے...... زاویہ نگاہ بدل گیا...... سوچنے کا انداز بدل گیا...... زندگی کا طرز بدل گیا...... قلوب مسخر ہو گئے...... اخلاق کی دنیا بدل گئی...... جو عصمت کے ڈاکو تھے وہ عصمت کے پہریدار بن گئے...... اپنی بیٹیوں کو زندہ درگو کرنے والوں کے اندر انسانی جان کا اتنا احترام پیدا ہو گیا کہ مرغ کو قتل ہوتا نہیں دیکھ سکتے تھے...... حتیٰ کہ اونٹوں کے چرانے والوں نے اس عظیم شخصیت کی صحبت میں رہ کر قیصر کے تفاخر کو روندا...... کسریٰ کا گریبان چاک کیا

......اور پوری دنیا کی فضاء کو اخلاق کا گہوارہ بنادیا......زکی کیفی فرماتے ہیں

انہیں کا نام لے کر صبح کو کلیاں چٹکتی ہیں
وہ کانٹوں میں رہے اور گل کھلانے کے لئے آئے

میرے دوستو!

جب کسی نے پوچھا اے اماں بتا رسول اللہ ﷺ کے کیا اخلاق تھے؟ تو صدیقہ کائنات نے جواب دیا......کیا آپ نے قرآن کریم نہیں پڑھا......اس نے جواب دیا کیوں نہیں! تو صدیقہ کائنات حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ یہی قرآن الحمد سے والناس تک رسول اللہ کے اخلاق سے بھرا ہوا ہے...... "کان خلقه القرآن"......آپ ﷺ کو اخلاق سے وہی نسبت ہے جو آفتاب کو روشنی سے ہے...... جو نسبت درخت کو پھل سے ہے...... جو نسبت پھول کو خوشبو سے ہے...... رسول اللہ ﷺ کے بلندی اخلاق کو دیکھو! ستم گاران قریش حاسدین عرب جب آتے تو اُٹھ کر مصافحہ فرماتے......چادر مبارک بچھا دیتے......شفقت سے گفتگو فرماتے......راستوں پر خار پاشی کرنے والوں کی عبادت کرتے......حضرت علیؓ نے جب آپ ﷺ سے عرض کیا آپ ﷺ کی سنت کیا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا......ذکر الٰہی میرا انوٹس ہے......اعتماد میرا خزانہ ہے......غم میرا رفیق ہے......علم میرا......رہے......صبر میرا الباس ہے......عجز میرا فخر ہے......یقین میری قوت ہے......صدق میرا حامی ہے...... اطاعت میری کفالت ہے......جہاد میرا خلق ہے اور نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

میرے دوستو!

خود معلم اخلاق ﷺ نے فرمایا جس کو حضرت ابوہریرہؓ نقل فرماتے ہیں اہل ایمان میں سب سے کامل وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں (ترمذی) ایک اور موقعہ پر فرمایا کہ مجھے اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے (مسند احمد) ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اللہ کے نبی وہ کون سی چیز ہے جو سب سے زیادہ دخول جنت کا سبب بنتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا تقوئی اور خوش خلقی (ترمذی) رسول اللہ ﷺ کی عملی زندگی حسن اخلاق کا پیکر تھی......

Marfat.com

رسول اللہ کی زندگی کتاب مقدس کی چلتی پھرتی تصویر تھی...... حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ کی لونڈیوں میں سے کوئی بھی رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی تھی لے جاتی تھی...... رسول اللہ ﷺ ہر کسی کی خدمت اور حاجت برآری کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے...... چاہئے وہ امیر ہو یا غریب...... آزاد ہو یا غلام...... لونڈی ہو یا کوئی اور اپنا ہو یا پرایا...... معلم اخلاق اس میں کسی قسم کی عار محسوس نہیں فرماتے تھے۔ (بخاری)

میرے بھائیو!

آفتاب ہدایت ﷺ کے سامنے ایک واقعہ پیش آیا۔ جس کا ذکر حضرت ابو ہریرہؓ یوں کرتے ہیں...... کہ ایک دیہاتی نے مسجد کے اندر پیشاب کے لئے بیٹھ گیا لوگ اسے مار روکنے کے لئے دوڑے...... لیکن رسول اللہ ﷺ نے انہیں منع کر دیا...... اور فرمایا کہ جہاں اس نے پیشاب کیا ہے وہاں پانی کا ایک ڈول بہا کر جگہ پاک کر دو...... تم آسانی کرنے کے لئے بھیجے گئے ہو تنگی اور مشکل پیدا کرنے کے لئے نہیں بھیجے گئے (بخاری)...... رسول اللہ ﷺ سمجھ گئے...... کہ یہ دیہاتی آداب مسجد سے ناواقف ہے اور پیشاب کے دوران رکاوٹ پیدا کرنے سے پوری مسجد بھی ناپاک ہو سکتی ہے...... اس لئے اس کی بے ادبی اور بے حرمتی کو نظر انداز کرتے ہوئے آپؐ نے وہ کیا جو حکمت اور حسن اخلاق کا تقاضا تھا...... یوں پوری مسجد کو ملوث ہونے سے بھی بچا لیا...... اور بعد میں اعرابی کو آداب مسجد یوں سمجھائے کہ اس کے دل میں آپ ﷺ کی اور ایمان کی محبت بھی سما گئی اور خانہ خدا کی عظمت واحترام بھی سمجھ آ گیا...... اسی طرح حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دس سال تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی ہے...... آپؐ نے مجھے کبھی اُف تک نہیں کہا...... نہ ہی کسی کام کے کرنے پر یہ فرمایا کہ تو نے کیوں کیا...... اور نہ ہی چھوڑنے پر فرمایا کہ یہ کام تو نے کیوں نہ کیا...... اور رسول اللہ ﷺ انسانوں میں سب سے زیادہ خوش اخلاق تھے۔ (بخاری)

آئے دنیا میں بہت پاک مکرم بن کر
کوئی آیا نہ مگر رحمت عالم بن کر

Marfat.com

میرے دوستو!

یہ اس خادم کی گواہی ہے جسے ایک دو سال نہیں پورے 10 سال تک خدمت کی سعادت حاصل ہوئی...... جیسے رسول اللہ ﷺ کی داخلی وخارجی، ازدواجی ومعاشرتی زندگی کا ہر پہلو دیکھنے کا موقعہ ملا...... یہ بات حیرت انگیز جو عام انسانوں کے برعکس ہے...... جو رسول اللہ ﷺ کے زیادہ قریب تھے وہ اتنے مداح تھے...... ورنہ کئی مشہور شخصیات اور لیڈر ایسے ہوتے ہیں...... جن کی حسن اخلاق اور درستگی معاملات اور اصول پرستی کی بڑی شہرت ہوتی ہے...... لیکن جب ان کے ساتھ عملی واسطہ پڑتا ہے...... تو وہ عوامی ہیرو بالکل ثابت ہوتے ہیں...... حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اب بھی وہ منظر میرے سامنے ہے جب رسول اللہ انبیاءؑ میں سے ایک نبی (اور درحقیقت خود اپنے ہی) کے بارے میں بتا رہے۔ میں بتا رہے تھے کہ ایسے اس کی قوم نے مار مار کر زخمی کر دیا۔ وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے ہوئے اللہ سے دعاء کر رہے تھے اے میرے رب! میری قوم کو معاف فرما دے کیونکہ یہ جانتے نہیں ہیں (بخاری) حضرت زکی کیفی فرماتے ہیں

سلام ان پر جو غم میں قوم کے راتوں کو روتے تھے
درود ان پر جو روتوں کو ہنسانے کے لئے آئے

میرے بھائیو!

رسول اللہ ﷺ محسن انسانیت کے ساتھ معلم اخلاق بھی ہیں...... انہوں نے اپنے سنہری ارشادات اور روشن کردار کے باعث انسانیت کو ذلت کے گڑھے سے نکال کر بام اوج وعظمت تک پہنچایا ہے...... آپؐ نے زیردستوں کو ظالموں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے کی ہمت بخشی ہے...... جو سبق قرآن نے دیا وہی سب میرے آقا نے دیا ...... اس لئے میں اگر حضور اکرم ﷺ کو چلتا پھرتا قرآن کہہ دوں تو بے جا نہ ہوگا...... آپؐ دنیاء اسلام کے عظیم معلم اخلاق ہیں۔

☆......اگر یہی تعلیم ابو بکر کو ملی تو وہ صدیق بن گئے!

☆......اگر یہی تعلیم عمر کو ملی تو وہ فاروق اعظمؓ بن گئے!

☆......اگر یہی تعلیم عثمان کو ملی تو وہ ذوالنورین بن گئے!

☆......اگر یہی تعلیم علی کو ملی تو وہ مرتضٰی بن گئے!

☆......اگر یہی تعلیم منظر کو ملی تو غسیل بن گئے!

☆......اگر یہی تعلیم ابن عباس کو ملی تو وہ مفسر قرآن بن گئے!

☆......اگر یہی تعلیم ابن مسعود کو ملی تو وہ فقہ امت بن گئے!

☆......اگر یہی تعلیم ابو ہریرہؓ کو ملی تو وہ محدث بن گئے!

اگر یہی تعلیم ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ کی مقدس جماعت کو ملی تو قرآن کریم ان کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے. رحما بینھم.

کھلائے پھول صحرا میں، چمن کو رونقیں بخشیں
فضا برابر رحمت بن کے چھانے کے لئے آئے

....

تجھ سا کوئی نہیں

اے رسولِ امیںؐ، خاتم المرسلیںؐ، تجھ سا کوئی نہیں ،تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق و یقیں ،تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے براہیمی و ہاشمی خوش لقب، اے تو عالی نسب، اے تو والا حسب
دودمانِ قریشی کے دُرِ ثمیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے، جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے ازل کے حسیں، اے ابد کے حسیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

بزمِ کونین پہلے سجائی گئی، پھر تیری ذات منظر پہ لائی گئی
سیّد الاولیں، سیّد الآخریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

تیرا سِکّہ رواں کل جہاں میں ہوا، اِس زمیں میں ہوا، آسماں میں ہُوا
کیا عَرب، کیا عجم، سب ہیں زیرِ نگیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

تیرے اَنداز میں وُسعتیں فرش کی، تیری پَرواز میں رِفعتیں عرش کی
تیرے اَنفاس میں خُلد کی یاسمیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

''سِدرۃُ المنتہیٰ'' رہگزر میں تری، ''قابَ قوسَین'' گردِ سفر میں تری
تُو ہے حق کے قریں، حق ہے تیرے قریں، تُجھ سا کوئی نہیں، تُجھ سا کوئی نہیں

کہکشاں ضَو ترے سَرمدی تاج کی، زُلفِ تاباں حَسیں رات معراج کی
''لیلۃُ القدر'' تیری مُنوّر جبیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

مصطفیٰؐ مجتبیٰؐ، تیری مدح و ثنا، میرے بَس میں نہیں، دَسترس میں نہیں
دِل کو ہمت نہیں، لَب کو یارا نہیں، تُجھ سا کوئی نہیں، تُجھ سا کوئی نہیں

Marfat.com

کوئی بتلا کیسے سَراپا لکھوں، کوئی ہے! وہ کہ مَیں جس کو تجھ سا کہوں
توبہ توبہ! نہیں کوئی تُجھ سا کوئی نہیں، تُجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
چار یاروں کی شانِ جلی ہے بھلی، ہیں یہ صِدیقؓ، فاروقؓ، عثمانؓ، علیؓ
شاہدِ عدل ہیں ترے جانشیں، تُجھ سا کوئی نہیں، تُجھ سا کوئی نہیں
اے سراپا نفیسؐ انفَسِ دو جہاں، سَرورِ دِلبراں دلبرِ عاشقاں
ڈھونڈتی ہے تجھے میری جانِ حزیں، تُجھ سا کوئی نہیں، تُجھ سا کوئی نہیں

رحمۃ اللعالمین ﷺ

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمدللّٰہ و کفی. و سلام علی عبادہ الذین اصطفی. لاسیما صفة البریة و خاتم النبوة محمد المصطفیٰ و آلہٖ و صحبہٖ ما کفی و شفی......

امابعد:

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم . بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم . وما ارسلنک الا رحمة اللعالمین . وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انی لم اُبعثُ لعانا و انما بعثت رحمة

(رواہ مسلم بحوالہ مشکوٰۃ ص ۵۱۹)

صدق اللّٰہ وصدق رسولہ النبی الکریم.

جسم اطہر پر ہزاروں تیرِغم سہنے کے بعد
سنگ پاشی کرنے والوں کو دعا دیتا ہے کون
درس وحدت اور اخوت دے کے آدم زاد کو
فرق افریقی و ایرانی مٹا دیتا ہے کون

Marfat.com

جو علامت تھی حقارت کی سر فرش عرب
بنت حوا کو نجات کی ردا دیتا ہے کون
جسم سے اس کے سینہ خشک ہو جانے سے قبل
دوستو! مزدور کو اجرت دلا دیتا ہے کون
جنبش انگشت سے کس نے کیا شق القمر
غرب سے خورشید کو واپس داد دیتا ہے کون
اپنی امت کی نجات و معرفت کے واسطے
روتی روتے بارہا راتیں بتا دیتا ہے کون

(سجاد سید دہلی)

گرامی قدر واجب الاحترام علماء کرام اور برادران اسلام آج میں آپ حضرات کے سامنے ”رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم“ کے مقدس عنوان سے مخاطب ہوں دعاء فرمائیں کہ رب لم یزل مجھے صحیح صحیح عرض کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

سامعین ذی وقار:

چھٹی صدی عیسوی اپنے اختتام کو پہنچ رہی تھی ...... کفر وشرک کی آندھی راہِ عروج کی طرف بڑی برق رفتار کے ساتھ گامزن تھی ...... اقوام عالم کی اخلاقی حالت میں فساد برپا ہوگیا تھا ...... سنگدلی اور حمیت وجاہلیت کی یہ حالت تھی کہ اپنی لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے ...... لوٹ مار، قتل وغارت ان کا محبوب مشغلہ تھا ...... عرب معاشرہ میں عورت کی عزت نہیں تھی ...... بیوہ ہونے پر عورت کو اندھی کوٹھری میں لا کر بند کر دیا جاتا تھا ...... جہاں اسے کھانے کو نہ دیا جاتا ...... نہ پہننے کو دیا جاتا ...... اور وہیں اس کی زندگی کی شام ہو جاتی ...... میراث میں عورت کا کوئی حق نہیں تھا ...... بیوہ کے ساتھ نکاح کو عیب تصور کیا جاتا تھا ...... معمولی باتوں پر جنگ وجدال کا سلسلہ طول پکڑ جاتا ...... جس کے نتیجے میں ہزاروں آدم زاد لقمہ اجل بن جاتے تھے

Marfat.com

......پھر اچانک گھٹا اٹھی ......نسیم سحر چلی......شگوفے کھل اٹھے ......گلشن مہک اٹھا ......
انسانیت پکار اٹھی وہ یتیموں کا والی آیا...... بیواؤں کا سہارا آیا...... بے کسوں کا مونس آیا......
مظلوموں کا والی آیا...... تھکے ہوئے مسافر کو آب حیات نظر آیا......سراب دور ہوا رحمت کی
بارش برسی......روح کی پیاس بجھی......دل کو قرار آیا......رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے
پہنچتے ہی سارے امراض دور ہو گئے......شاہ لولاک نے افلاک کے دروازے کھول دیئے اور
دنیا نور ہدایت سے منور ہوگئی......اس کو ضمیر جعفری یوں کہتا ہے

حضور آئے تو سرِ آفرینش پا گئی دنیا
اندھیروں سے نکل کر روشنی آ گئی دنیا
سُستے چہروں کا زنگ اترا بجھے چہروں پہ نور آیا
حضور آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا

مولانا ناز کی کیفی کہتے ہیں:

وہ آئے جہاں میں رحمۃ اللعالمین ہو کر
پناہ بیکساں بن کر، شفیع المذنبیں ہو کر
خرد کیا کر سکے گی ان کی رفعتوں کا اندازہ
فلک بھی رہ گیا جن کے لئے فرش زمیں ہو کر

میرے بھائیو!

رب لم یزل نے رسول اللہ ﷺ کو اپنا رسول منتخب کر لیا اور تمام دنیا والوں کی طرف مبعوث فرمایا...... پیارے پیغمبر ﷺ جب غارِ حرا سے وحی اور رسالت کا بوجھ گراں اپنے کندھوں پر اٹھائے سوئے قوم آئے ......منصب نبوت کی ذمہ داری لئے خفیہ دعوت وتبلیغ کا سلسلہ شروع فرما دیا......پھر رفتہ رفتہ کھلے عام آپ نے دعوت اسلام کا آغاز کیا...... یہ ایک امن آتشی کا پیغام تھا...... یہ غریبوں کی ہمدردی کا پیغام تھا......اس کی پاداش میں پورا عرب

Marfat.com

آپؐ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ...... ظلم وستم کے طوفان اٹھے ...... فتنہ وفساد کی آندھیاں چلیں ...... قریش مکہ نے آپ کو طرح طرح کی تکلیفیں دیں اور آپ کو صراطِ مستقیم سے ہٹانے کے لئے تمام کوششیں اور ہتھکنڈے آزما ڈالے مگر رسول جبلِ استقامت بنے رہے۔ ان مصائب وتکالیف کو سہتے رہے اور ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹے ...... پھر رسول اللہ ﷺ کو جسمانی تکلیف اور سوشل بائیکاٹ کر کے روکنا چاہا ...... مگر جب کام بنتا نظر نہ آیا ...... تو رسول اللہ ﷺ کے قتل کے درپے ہو گئے ...... آگ کے شعلے برسائے گئے ...... عکاظ کے بازاروں میں ...... مکہ کے چوکوں میں ... طائف کی گلیوں میں ...... آپؐ پر پتھروں کی بارش کی گئی ......

آخر کار نبی اکرم رحمۃ للعالمین ﷺ تمام مصائب وآلام اور مشکلات کے سمندر پار کر کے اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہو گئے ...... اور وہ لوگ جو رحمۃ اللعالمین ﷺ کو طرح طرح کی تکلیفیں دیا کرتے تھے ...... ان کی اولادوں نے اس دعوت کو آگے بڑھانے کا کام کیا اور اس آفاقی اور ابدی پیغام کو لے کر دنیا کے کونے کونے میں پھیلے اور پوری دنیا کو امن کا گہوارہ بنا دیا ...... اسی کو شاعر یوں بیان کرتا ہے۔

انہوں نے اس طرح سے گلشن ہستی سنوارا ہے
کہ دنیا رہ گئی ہے رشک فردوس بریں ہو کر
ضمیر آدمیت میں انہیں کا نور شامل ہے
وہ سب نبیوں کے بعد آئے ہیں فخر اولیںؐ ہو کر

میرے دوستو!

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھ سے گناہ ہو گیا ہے ...... رسول اللہ نے فرمایا کون سا گناہ تجھ سے ہوا ہے۔ اس نے کہا ...... اے اللہ کے رسول بہت بڑا گناہ کیا ہے ...... رسول اللہ نے پوچھا کیا تو نے جھوٹ بولا ہے ...... اس نے کہا جھوٹ سے بڑا گناہ کیا ہے ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تو نے زنا کیا ہے اس نے کہا

زنا سے بھی بڑا گناہ کیا ہے...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ کون سا گناہ ہے وہ کہنے لگا! اے اللہ کے رسول میں ابوجہل ماننے والا تھا...... میرے گھر میں چودہ سال بعد ایک بچی پیدا ہوئی میری بیوی نے کہا ہمیں بڑی مشکل سے اولاد ملی ہے...... اس کو زندہ دفن نہیں کریں گے...... ہم عرب کے سردار کا قانون توڑ ڈالیں گے...... میں نے کہا ٹھیک ہے...... لیکن جب وہ بچی چند سال کی ہوگئی اور چلنے پھرنے لگی مجھے بہت پیاری لگتی تھی...... جب میں گھر جاتا سارے دن کی تھکاوٹ دور ہو جاتی...... وہ بچی میرے سینے سے چمٹ جاتی مجھے دُکھ بھول جاتے...... کہنے لگا یا رسول اللہؐ جب وہ بچی چلنے پھرنے لگی...... تو ایک دن ابوجہل نے مجھے سرِ راہ پکڑ لیا...... اس نے کہا سنا ہے تیرے گھر میں لڑکی ہے...... میں ابھی جلد بھیج کر اس کو قتل کراؤں گا...... تجھے نہیں پتہ قریشوں کی ناک کٹ جائے گی...... چند سالوں کے بعد کوئی تیرے گھر میں آئے گا تیری بیٹی کو لے جائے گا...... ہماری ناک کٹ جائے گی...... اس نے اتنی غیرت دلائی کہ اس غیرت میں، میں مدہوش ہوگیا...... میں جب بھی جاتا میری بیٹی میرے سینے سے چمٹ جاتی تھی...... آج میں گھر پہنچا...... بچی گود میں آئی...... میں نے اس کے منہ پر طمانچہ مار دیا...... میری نیت بدل گئی...... میرا ارادہ بدل گیا تھا...... میں نے ایک کدال اور رسی تیار کر رکھی تھی...... جس سے میں گڑھا کھود کر اس بچی کو دفن کرنا چاہتا تھا...... میں نے اس بچی کی ماں سے کہا...... اس کو کپڑے اچھے پہناؤ...... خوشبو لگا دو...... اس کے سر پر دوپٹہ دے دو...... میں اس کے ماموں کے پاس اسے چھوڑنے جا رہا ہوں...... ابوجہل کے جلاد آ کر اس کو قتل کر دیں گے...... تو اماں نے اس کو تیار کیا اس کے چہرے پہ کپڑا ڈالا...... اس کو خوشبو لگائی...... اس کو تیار کر دیا...... علماء کہتے ہیں کہ جب وہ بچی تیار ہوگئی...... تو رسول اللہؐ کے سامنے وہ بدو کہنے لگا...... کہ بچی جب تیار ہوگئی...... تو میں بچی کو اپنے ہاتھوں سے اٹھایا اور گھر سے نکلتے ہوۓ وہ کدال اور رسی بھی اپنے ہاتھوں میں لے لی کہ اس سے گڑھا کھودوں گا...... اور اس کو زندہ دفن کروں گا...... جب میں اپنے گھر سے باہر نکلا بچی بڑی

Marfat.com

خوش تھی ...... وہ میرے سینے سے چمٹتی تھی ...... لیکن میری نیت بڑی خراب تھی ...... میرا خطرناک تھا ...... جب میں مکہ کی بستی سے باہر نکلا ایک پہاڑ کے دامن میں پہنچا جہاں قبرستان تھا ......تو بچی کہنے لگی: ابا جان اس علاقے میں تو میرے ماموں کا گھر نہیں ہے تم مجھے کہاں لے آئے ہو......؟ میں نے اس کے منہ پر طمانچہ رسید کیا وہ خاموش ہو گئی......اس کو ایک طرف کھڑا دیا......میں اس کے سامنے اس کی قبر کو کھودنے لگا......میں اس قبر کو کھود رہا تھا......وہ بچی دیکھ رہی تھی کہ میرا باپ قبر کھود رہا ہے......لیکن وہ بچی اتنی فرنبردار تھی کہ وہ دوپٹہ زمین پہ بچھا کر مٹی اس میں ڈالتی تھی......اور گڑھا کھودنے میں میرا ساتھ دیتی تھی...... لیکن مجھے پھر بھی ترس نہیں آیا......لیکن جب گڑھا کھود دیا گیا......اور کافی گہرا ہو گیا......تو اس بچی کو اٹھا کر اس گڑھے میں ڈالنے لگا تو وہ بچی رو پڑی کہنے لگی......ابا جی جان اگر اسی طرح مجھے زندہ دفن کرنا تھا...... مجھے اپنے گھر میں بتا دیتے......میں اپنی ماں کو آخری سلام کر کے آجاتی ...... جب رسول اللہ کے سامنے یہ واقعہ اس نے بیان کیا......تو نبی کریم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے......پیغمبر رو پڑے......سارے صحابہؓ (رضوان اللہ علیہم) رو پڑے نبی کریم ﷺ نے فرمایا تجھے پھر بھی ترس نہ آیا......اس نے کہا مجھے پھر بھی ترس نہ آیا ......اور بچی کو زبردستی زمین سے اٹھا کر قبر میں ڈال دیا......اور ایک بہت بڑا پتھر اس کے سینے پر رکھ دیا...... سینے پر جب میں نے پتھر رکھا تو وہ بچی رو کر کہنے لگی! ابا جان مجھے چھوڑ دے......میں گھر سے نکل جاؤں گی......میں تیرے سامنے نہیں آؤں گی......تیرے گھر میں نہیں آتی مجھے چھوڑ دے......میرا کوئی قصور نہیں ......میرا کوئی جرم نہیں ......میں نے کوئی تیری نافرمانی نہیں کی ...... میں نے تجھے بُرا نہیں کہا......میں نے کبھی تیرے سے پہلو تہی نہیں کی......اے ابا جان! مجھے اس طرح زندہ دفن نہ کر......لیکن وہ چیختی رہی ......میرے دل پہ......دماغ پہ ابو جہل کی باتیں سوار تھیں ......میرے اس پتھر دل نے یہ برداشت نہ کیا کہ......میں اسے چھوڑ دوں ...... وہ زمین پر لیٹی تڑپتی رہی ......میں نے اس کے سینے پر

Marfat.com

ایک اور پتھر رکھا...... اس کی آواز ہمیشہ کے لئے بند ہو گئی...... اور اس کے اوپر میں نے مٹی ڈال دی...... اور مٹی ڈال کر زندہ دفن کر کے گھر چلا آیا...... آج کئی دن گذر گئے...... جس دن میں نے بچی کو زندہ دفن کیا تھا...... اس کے بعد روزانہ خواب میں وہ بچی مجھے ملتی ہے...... اور میرا گریبان پکڑتی ہے...... اور کہتی ہے...... ابا جان! قیامت کا دن ہوگا...... آخری پیغمبر کی عدالت ہوگی...... میرا ہاتھ ہوگا...... تیرا گریبان ہوگا...... اے دنیا کے سردار! میں تیرے دروازے پر آسمانوں سے بڑا گناہ لے کر آیا ہوں...... اس گناہ کے بعد مجھے معافی مل سکتی ہے یا نہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں جہانوں کے لئے رحمت ہوں...... اگر سچے دل سے تو آج میرا کلمہ پڑھ لے گا...... اور آئندہ توبہ کرے...... کہ بچی کو زندہ دفن نہیں کرے گا...... تو محمد ﷺ اعلان کرتا ہوں کہ آسمانوں سے بڑے اس گناہ پر بھی اللہ تعالیٰ معافی کا قلم پھیر دے گا...... اور رسول اللہ نے اعلان کیا...... جو شخص میری امت میں دو بچیوں کی تربیت کر کے...... جوان کر کے...... اچھی طرح اصلاح کر کے ان کی شادیاں کرے گا...... قیامت کے دن تک آنے والے لوگو سنو! میں محمد (ﷺ) اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں...... مولانا زکی کیفیؒ نے اس کی منظر کشی کی ہے۔

قدم بوسی کی دولت مل گئی تھی چند ذروں کو
ابھی تک وہ چمکتے ہیں ستاروں کی جبیں ہو کر
یتیم و بے نوا سمجھا تھا جن کو اہل نخوت نے
جہاں پر چھا گئے وہ سرور دنیا و دیں ہو کر
ہزاروں بار اس پر عشرت کونین صدقے ہو
غم عشق نبی رہ جائے جس دل میں مکیں ہو کر
نگاہ اولیں کیفی کی جب روضہ پہ ہو یارب
تمنا ہے کہ رہ جائے نگاہ واپسیں ہو کر

Marfat.com

طیبہ کی ہواؤں کی تاثیر نرالی ہے

طیبہ کی ہواؤں کی تاثیر نرالی ہے
محبوب کی گلیوں کی تنویر نرالی ہے
شاہان زمانہ بھی دیکھے ہیں گدا ان کے
طیبہ کے گداؤں کی تقدیر نرالی ہے
جنت بھی فدا اس پر قربان ہے کعبہ بھی
محمد ﷺ کے روضے کی توقیر نرالی ہے
قرآن کی صورت میں الفاظ گئے ڈھلتے
سلطان مدینہ کی تقریر نرالی ہے
قیدی ہیں ملائکہ بھی، مرسل بھی، اسیران کے
محبوب کے زلفوں کی زنجیر نرالی ہے
تکریم مصور کا عکاس ہے ہر پہلو
بے مثل مصور کی تصویر نرالی ہے
روضے پہ نگاہیں ہیں اور گلیاں مدینے کی
فرحانہ تیرے خوابوں کی تعبیر نرالی ہے

Marfat.com

معلم انسانیت ﷺ

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمدللّٰہ المتوحد فی جلال ذاتہ المتنزہ عن شوائب النقص وسماتہ والصلاۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد عبدہ ورسولہٖ الذی ارسلہ علی حین فترۃ من الرسل فھدی بہ الی اقوام الطرق واوضح السبیل وعلی آلہٖ وصحبہ العظام الذین ھم قادۃ الابرار وقدوۃ الکرام......

اما بعد:

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم . بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم . وبنا وبعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم . وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انما بعثت معلما .

(رواہ الدارمی بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۶)

صدق اللّٰہ وصدق رسولہ النبی الکریم.

شام شہر ہول میں شمعیں جلا دیتا ہے کون
ظلمت دل کو اجالے کی ردا دیتا ہے کون

Marfat.com

گمراہوں کو سچے رستے پر بلانے کے لئے
اوج ہر کردار سے حق کی ندا
اپنی ہستی سے شناسا کر کے اک اک گام پر
آدمی کو خالق کل کا پتہ دیتا ہے کون
کچھ فقیران عرب کو دے کے شان بندگی
قیصر و کسریٰ کی بنیادیں ہلا دیتا ہے کون

(ڈاکٹر سجاد سید دہلی)

گرامی قدر علماء کرام اور برادران اسلام...... آج میں ''معلم انسانیت ﷺ'' کے چند لمحے گفتگو کی سعادت حاصل کر رہا ہوں...... دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحیح صحیح عرض کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

سامعین گرامی قدر!

جب دنیا نزاع کے عالم میں تھی...... ظلم کی اندھی اور بہری قوتوں کے سامنے انسانی ضمیر کے سارے حصار منہدم ہو چکے تھے...... مظلوموں اور بے بسوں کے لئے اپنے مقدر کی تاریکیوں کے ہجوم سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا...... زیر دستوں میں فریاد کی سکت نہ تھی ......اور بالا دستوں کو یوم حساب کا خوف نہ تھا...... یہ دنیا ایک رزم گاہ تھی...... جہاں افراد، قبائل اور اقوام ایک دوسرے کا گوشت نوچ رہے تھے...... امن، عدل اور انصاف کے متلاشیوں کی چیخیں، گمراہی، جہالت اور استبداد کی آہنی دیواروں سے ٹکرانے کے بعد خاموش ہو چکی تھیں...... اور صحرائے عرب کے باشندوں کی قبائلی عصبیتیں اپنے فرزندوں سے تازہ آنسوؤں کی طلبگار تھیں...... پوری انسانیت جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں بھٹک رہی تھی...... پھر یکایک مکہ کی برہنہ چٹانوں...... اور بے آب وگیاہ وادیوں پر پروردگار عالم کی ساری رحمتوں کے دریچے کھل گئے...... اور فرزنداں آدم کی مایوس اور تھکی ہوئی نگاہیں

Marfat.com

عرب وعجم کے ظلمت کدوں میں ایک نئی صبح کے آثار دیکھنے لگیں......شاعر کہتا ہے ۔

شب ظلمت کے ہنگاموں میں گم تھی عقل انسانی
یکایک طاق کعبہ پر چراغ ہاشمی آیا

میرے سامعین محترم:

جس کی دانائی ...... عقل وفہم اور منفرد عالی کردار پر قرآن شاہد ہے ...... جس کی صداقت کی گواہی شجر وحجر دے چکے ہیں ...... جس کے دشمن، عداوتوں کے باوجود عظمت و رفعت کے معترف رہے......جس کی تکذیب کرنے والے آخر تصدیق انسانیت کی راہنمائی کی...... جب اس کی سطوت کا پرتو پڑا تو بتوں کے عزائم خاک میں مل گئے......

☆......جس نے قیصر وکسریٰ کے طلسم توڑ دیئے!

☆......جس نے خسرو اور ہرقل کی سلطنتیں لرزہ براندام کر دیں!

☆......جس نے دنیائے عالم کو ایک جامع اور ہمہ گیر نظام بخشا!

☆......جس نے بنی آدم کو حیوانیت کے اندھیروں سے نکال کر مصابیح توحید کے سامنے بٹھا دیا!

☆......جس نے پورے عالم کو زندگی کے اصول بتائے!

☆......جس نے رہن سہن کے طریقے سمجھائے!

☆......جس نے انسانیت کو امن وآشتی کا سبق دیا!

☆......جس نے سیاست وقیامت کے گر سکھائے ......تاریخ ان کو سید الاولین والاخرین ۔ اشرف الانبیاء خاتم الانبیاء ۔ امام الانبیاء ۔ شفیع المذنبین ۔ معلم انسانیت محمد عربی ﷺ کے نام سے یاد کرتی ہے......

حضرت زکی کیفی کیا خوب کہتے ہیں ۔

جہاں سے کفر کی ظلمت مٹانے کے لئے آئے
دلوں میں شمع ایمانی جلانے کے لئے آئے

Marfat.com

نبی آئے ہزاروں، اور گئے درسِ وفا دے کر
سلام ان پر جو آئے اور آنے کے لئے آئے
جہاں میں علم اور انصاف کی ہر طرح نو ڈالی
سر ظلم و جہالت پھر جھکانے کے لئے آئے

سامعین ذی قدر!

جب اس مقدس ہستی نے اصلاح وتربیت عالم کی ٹھان لی......آپ ذوالنون کی طرح تین دن غار ثور میں رہے......حضرت صالح کی طرح آپ کو قتل کرنے کی سازش کی گئی...... آپ کو ابراہیمؑ کی طرح ہجرت کرنی پڑی......آپ نے کلیم اللہ کی طرح وقت کے فرعونوں سے ٹکر لی......آپ نے خلیفہ داؤد کی طرح زرہ بھی پہنی......حضرت سلیمان کی طرح آپ کو غلبہ ہوا......آپ کو روح کی طرح یہودیوں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا......ابن مریم سے بڑھ کر آپ کو معجزات عطاء کئے گئے......گویا کہ یہ ہستی تمام خوبیوں کی جامع تھی جن کو اللہ نے پوری انسانیت کا معلم بنا کر بھیجا......جس نے پوری انسانیت کو توحید کی تعلیم دی ہے

فضائیں نغمہ توحید سے معمور کر ڈالیں
بہاریں گلشن ہستی میں لانے کے لئے آئے

میرے دوستو!

محدث خطیب بغدادیؒ نے ایک ضعیف حدیث کے حوالہ سے نقل کیا ہے......کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے وقت فدا آئی......کہ محمد ﷺ کو ملکوں ملکوں پھراؤ......سمندروں کی تہہ میں لے جاؤ......تا کہ دنیا ان کے نام ونشان کو پہنچان لے......جن وانس، چرند و پرند بلکہ ہر جاندار کے سامنے لے جاؤ...... (بحوالہ الانوار کراچی)

پھر رسول اللہ نے دعوت وتبلیغ کا سلسلہ شروع فرمایا......توحید واخوت کی تعلیم......ہر فرد کو دی......ہر قبیلہ کو دی......ہر خاندان کو دی......ہر قوم کو دی......ہر بستی کو دی......ہر آزاد

Marfat.com

وغلام کودی...... ہر کس و ناکس کودی...... ہر .... کودی...... ہر بوڑھے وجوان کودی......
مقیم ومسافر تک حق کی صدا پہنچائی......دن کو بھی تعلیم دی......تو راتوں کو بھی تعلیم دیتے رہے
......سفر وحضر میں......صحت ومرض میں......غمی وخوشی میں......گرمی اور سردی میں......بارش وجھکڑوں میں......صحراؤں اور بیابانوں میں، جنگلوں اور پہاڑوں میں، طوفانی اور ہواؤں میں......رب کی واحدانیت اور محمد ﷺ کی رسالت کی آواز گونجی، گونجتی رہی اور تا قیامت گونجتی رہے گی۔

(انشاءاللہ) شاعر رسول اللہ ﷺ کی جہد مسلسل کو یوں بیان کرتا ہے

رہ ورسم وفا کو اہل دنیا چھوڑ بیٹھے تھے
انہیں راہ محبت پھر دکھانے کے لئے آئے
گھری تھی کشتی انسانیت موج و تلاطم میں
وہ بن کر ناخدا کشتی بچانے کے لئے آئے
سلام ان پر کرم تھا عام جن کا دوست، دشمن پر
درود ان پر جو سوتوں کو جگانے کے لئے آئے

میرے دوستو!

علامہ سید سلیمان ندویؒ خطبات مدراس میں کیا خوب لکھتے ہیں......کہ حضور بادشاہ ایسے کہ تمام ممالک آپ کی مٹھی میں......بے بسی کا یہ عالم کہ خود کو بھی خدا کے قبضہ میں جانیں ......دولت مند ایسے کہ خزانے کے خزانے اونٹوں پر لدے آرہے ہیں......محتاج ایسے کہ مہینوں کے مہینے گھر میں چولہا نہ جلے اور فاقے برداشت کریں......سپہ سالار ایسے کہ مٹھی بھر انسانوں کو ہزار مسلح فوجیوں سے ٹکرائیں تو فتح ونصرت، ظفر و کامیابی آپؐ کے قدم چومے ......شجاع ایسے کہ تن تنہا ہزاروں کے مقابلے کھڑے ہو جائیں اور " انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب " کا نعرہ بلند کریں......نرم دل ایسے کہ کسی انسان کا خون نہ

Marfat.com

بہایا...... باتعلق ایسے کہ عرب وعجم کے ہر ہر فرد کی اس کو فکر ہے...... خدا کی بھولی ہوئی مخلوق کے سدھار کی سارے سنسار کی فکر ہے

سلام ان پر جو غم میں قوم کے راتوں کو روتے تھے
درود ان پر جو روتوں کو ہنسانے کے لئے آئے
انہیں کا نام لے کر صبح کو کلیاں چٹکتی ہیں
وہ کانٹوں میں رہے اور گل کھلانے کے لئے آئے

میرے بھائیو!

آپ کا پیغام پوری دنیا میں پہنچا، آپ ایک قبیلہ کے نہیں ...... ایک علاقہ وقریہ کے نہیں ...... ایک شہر کے نہیں ...... بلکہ پورے عالم کے معلم ہیں ...... آپ کے ادارہ سے کوئی خرافات وخرابیاں پھیلانے والے نہیں پیدا ہوئے ...... کوئی چور پیدا نہیں ہوتے ...... کوئی ڈاکو پیدا نہیں ہوتے ...... کوئی قاتل پیدا نہیں ہوئے ...... عریانی وفحاشی کے علمبردار پیدا نہیں ہوئے ...... بلکہ اس تربیت گاہ اور یونیورسٹی کے شعبہ جات، اسٹوڈنٹس، فضلاء سے ملتے ہیں ...... اوران کا جائزہ لیتے ہیں ...... ان سے تعارف کرتے ہیں ...... دیکھو! یہ کون ہیں؟ یہ ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ طلحہؓ وزبیرؓ ہیں مکہ کے قریشی طالب علم ہیں ...... یہ کون ہیں؟ یہ ابوہریرہؓ اور طفیل بن عمر دوسی ہیں جو یمن سے آئے ہیں دوس قبیلہ کے فرزند ہیں ...... یہ کون ہیں؟ معاذ بن جبل اور ابوموسیٰ اشعری یہ بھی یمن سے آئے ہیں ...... یہ حماد بن ثعلبہ قبیلہ ازد کے ہیں ...... یہ جناب بن الدرت بنوتمیم سے ہیں ...... یہ فقذ اور مفذر ہیں جو قبیلہ عبدالقیس تعلق رکھتے ہیں یہ بحرین سے آئے ہیں ...... یہ عبید اور جعفر ہیں جو عمان کے رئیس ہیں ...... یہ فروۃ اور معان دونوں شامی ہیں ...... یہ کالا شخص کون ہے؟ یہ سیدنا بلال حبشی ہیں ...... یہ کون ہیں؟ یہ صہیب رومی ہیں ...... یہ سلمان فارسی ہیں ...... یہ فیروز دیلمی ہیں ...... یہ عبداللہ بن خدافہؓ ہیں ...... یہ حاطب بن بلتع ہیں ...... یہ عمرو بن امیہ ہیں ...... یہ سلیط بن عمرو کہاں جا رہے

Marfat.com

ہیں...... یہ بادشاہوں اور رؤسائے مملکت کے نام محمد عربی ﷺ کا پیغام لے جا رہے ہیں......
یہ کون ہیں؟ جنہوں نے محمد عربی کی غلامی کا طوق گردن میں ڈالا ہے...... یہ نجاشی حبشہ ہے
...... یہ فروہ رئیس معان ہے...... یہ ذوالکلاع رئیس حمیر ہے...... یہ مرکبود رئیس یمن ہے......
یہ جعفر رئیس عمان ہے...... اور دیگر بادشاہ اور رؤساء مملکت نظر آتے ہیں......

دوسری طرف بلال، یاسر، صہیب، خباب، عمار غلاموں کی جماعت ہے...... یہ سمیہ، بسینہ، زنیرہ نہدیہ، ام عبیس، بہت سی خواتین لونڈیاں ہیں اس درسگاہ میں امیر وغریب، شاہ گدا...... ایک صف میں کھڑے ہیں......

آ گیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز
قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

میرے دوستو!

ایک طرف عقلائے روزگار اور دنیا کے جہانبان اور ملکوں کے فرمانروا اس درسگاہ سے تعلیم حاصل کرتے ہیں...... ابوبکرؓ وعمرؓ عثمانؓ وعلیؓ ومعاویہؓ جو مشرق سے مغرب تک شمال سے جنوب تک افریقہ سے ہندوستان تک حق وصداقت کا پرچم لہراتے ہیں...... دوسری طرف خالد بن ولیدؓ، سعد بن ابی وقاص۔ ابوعبیدہ بن الجراح، عمرو بن العاص، ضرار بن ازور جو مشرق ومغرب کی دو بڑی سامراجی طاقتوں کا بساط الٹ کر دکھلاتے ہیں...... اور اس عالم میں اسلام کا ڈنکا بجاتے ہیں...... تیسری طرف یہ باذن والئی یمن یہ خالد بن سعد، والیء صنعاء، یہ مہاجرین امیہ والئی کندہ، یہ زیاد بن ولید والئی حضرت موت...... یہ عمرو بن حزم، والئی بخران...... یہ علا بن حضرمی والی بحرین ہیں...... جنہوں نے ضلعوں، صوبوں اور شہروں کی کامیاب حکومت کی اور عدل وانصاف کا دور دورہ کر دیا۔

میرے بھائیو!

یہ جماعت علماء اور فقہا کی ہے عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمر، حضرت عائشہ صدیقہ، ام سلمہ، ابی ابن کعب، جنہوں نے اسلام اور فقہ و قانون کی بنیاد ڈالی ...... اور مقننین عالم میں اعلیٰ مقام پایا ...... یہ کون ہیں؟ یہ صف ارباب روایت، تاریخ، محدثین کی ہے ...... یہ ابو ہریرہؓ، ابوموسیٰ اشعری انس بن مالک، ابوسعید خدری، عبادہ بن صامت، براء بن عازب ہیں:۔

دوسری طرف اصحاب صفہ کی جماعت ہے جو دن رات عبادت حصول علم، خداوندی، اطاعت رسول میں مصروف ہیں ...... یہ ابوذر ہیں جن کے مانند آسمان کے نیچ ایسا کوئی حق پیدا نہ ہوا جن کو دربار نبوت سے مسیح الاسلام کی شہادت ملی ...... یہ سلمان فارسی ہیں جو زہد و تقویٰ کی ...... ہیں ...... یہ عثمان بن مظعون ہیں جو اسلام کے پہلے صوفی ہیں ...... ایک اور بہادروں اور عرب کے مدبرین کی جماعت ہے ...... تاجروں کی جماعت ہے ...... یہ کاشتکاروں کی جماعت ہے ...... یہ معماروں کی جماعت ہے ...... یہ غازیوں کی جماعت ہے ...... یہ شہداء کا کارواں ہے۔

مضت الدھور وما اتین بمثلہ
ولقد اتی معجزن عن نظر ائنہ

میرے دوستو!

یہ معلم انسانیت کے تربیت یافتہ ہیں ...... جنہوں نے قرآن وحدیث کے علوم کا عملی ڈنکا پورے عالم میں بجادیا ...... مولانا ناز کی کیفی کیا خوب کہتے ہیں۔

کھلائے پھول صحرا میں، چمن کو رونقیں بخشیں
فضاء پر ابر رحمت بن کے چھانے کے لئے آئے
یہ خستہ حال کیفی بھی انہیں کا نام لیوا ہے
گنہگاروں کو اپنا بنانے کے لئے آئے

Marfat.com

محسن انسانیت ﷺ کا اندازِ تربیت

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمدللّٰہ العلیم الحکیم والصلاۃ والسلام علی نبی الھدی ورسولہ الرشاد الذی سن حسن التعلیم والتربیۃ فی الاسلام، وارشد الی طریق النجاۃ وعلی صحبہ الطیبین الطاھرین الذین اقتدوابسنۃ واھتدوابھدیہ ومن تبعہ الی یوم الدین ......

امابعد:

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم . بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم . بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمہ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین . وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ بعثنی لتمام مکارم الاخلاق وکمال محاسن الافعال

(رواہ فی شرح السنتہ بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۱۴)

صدق اللّٰہ وصدق رسولہ النبی الکریم.

کچھ کفر نے فتنے پھیلائے
کچھ ظلم نے شعلے بھڑکائے

سینوں میں عداوت جاگ اٹھی
انسان سے انسان ٹکرائے
پامال برباد کیا
کمزور کو طاقت والوں نے
جب ظلم و ستم حد سے گذرے
تشریف محمد ﷺ لے آئے
تلوار بھی دیا قرآن بھی دیا
دنیا بھی عطاء کی عقبیٰ بھی
مرنے کو شہادت فرمایا
اور جینے کے طریقے سمجھائے

گرامی قدر علماء کرام، برادران اسلام! آج میں آپ حضرات کے سامنے ''محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز تربیت'' کے مقدس عنوان سے کچھ دیر آپ سے مخاطب ہونے کا شرف حاصل کر رہا ہوں...... دعاء فرمائیں رب لم یزل مجھے صحیح صحیح عرض کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

سامعین ذی وقار!

محسن انسانیت ﷺ کی آمد سے قبل...... جب یہ گیتی و دھرتی طغیان و فساد کے گرم جھونکوں سے تپ اٹھتی ہے...... جب تکبر و غرور، تمرد و سرکشی کی ظلمت سے سیاہ چادر اوڑھ لیتی ہے...... جب امن و امان کا پاک لباس اور سفید عباء قتل و کشت، ظلم و جور کی خون آشام تلواروں کی تیز دھار اور روانی سے سرخ ہو جاتے ہیں...... جب نور توحید شرک کے جھکڑ سے مدھم ہونے لگتا ہے...... جب خدائے قدوس کے بیت عتیق میں تین سو ساٹھ اقسام اپنی جگہ بنا لیتے ہیں...... جب نور ہدایت پر کفر و شرک کی ظلمت غالب ہونے لگتی ہے...... جب

Marfat.com

امن وامان کی جگہ فتنہ وفساد برپا ہونے لگتا ہے...... جب حرب وضرب کا میدان کا زار گرم ہونے لگتا ہے...... جس کی نظر کشی الطاف حسین حالی اپنی مسدس میں یوں کرتا ہے۔

قبیلے قبیلے کا بت جدا اک جدا تھا
کسی کا ھبل تھا کسی کا صفا تھا
یہ عزی پہ وہ نائلہ پر فدا تھا
اسی طرح گھر گھر نیا اک خدا تھا
نہاں ابر ظلمت میں تھا مہر انور
اندھیرا تھا فاران کی چوٹیوں پر
چلن ان کے جتنے تھے سب وحشانہ
ہر ایک لوٹ مار میں تھا یگانہ
فسادوں میں کٹتا تھا ان کا زمانہ
نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ
وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بے باک جیسے
ہوئی پہلو آمنہ سے ہویدا
دعاء خلیل اور نوید مسیحا

میرے بھائیو!

عرب کا یہ معاشرہ ان برائیوں کی وجہ سے اتنا سنگدل ہوگیا...... کہ روئے زمین پر ایسے واقعات جنم لینے لگے...... جن کو پڑھ کر...... سن کر انسان "بلغت القلوب الحناجر" کا مصداق ہو جائے ننھے منے معصوم چہروں کو زیر خاک کرنے لگے......اس

درندگی وسفا کی کو دیکھ کر ملائکہ عرش بھی تھر تھر کانپنے لگے......رب لم یزل کا غضب بھی جوش میں آیا کہ میں ان ظالموں کو چھوڑوں گا نہیں" واذا الموودۃ سئلت . بأی ذنب قتلت " ......ان بے چاریوں کو کس جرم کی پاداش میں قتل کیا گیا؟......خواجہ حالی بے ساختہ کہہ اٹھے

جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر میں دختر
تو خوف شماتت سے بے رحم مادر
پھرے دیکھتی جب تھے شوہر کے تیور
کہیں زندہ گاڑ آتی تھی اس کو جا کر
وہ گود ایسی نفرت سے کرتی تھی خالی
جنے سانپ کو جیسے کو جنے والی

میرے دوستو!

اس وقت عوام حریت وآزادی کی بجائے غلامیت کے طوق سلاسل میں جکڑ گئے...... سرداروں، نوابوں، جعلی پیروں اور مذہبی پیشواؤں کو سجدہ ہونے لگا......عدل وانصاف مفقود ہوگیا......کعبۃ اللہ کی حرمت پامال کر کے ننگے طواف ہونے لگے......وہ عہد است جو میثاق تھا پرزے پرزے کر دیا گیا......بس کیا تھا!......ہر طرف ظلمت تھی......عداوت تھی......بغض تھا......نفرت تھی......قتل تھا......غارت تھی......ایک کہرام تھا......ماتم برپا تھا......تو رب کریم کو اپنی مخلوق کی اس حالت زار پر رحم آیا......شاعر کہتا ہے

یکا یک ہوئی غیرت حق کو حرکت
بڑھا جانب بو قبیس ابر رحمت
اداء خاک بطحا نے کی وہ دیعت
چلے آتے تھے جس کی دیتے شہادت

معزز سامعین!

پھر کیا ہوا؟......کوہ فاران کی بلند چوٹی سے نعرۂ اللہ اکبر کی صدا فضاء عالم میں گونج اٹھی

Marfat.com

......ریگستان حجاز سے ابر رحمت اٹھا اور پوری دنیا پر چھا گیا......دیکھتے ہی دیکھتے غارِ حراء سے ایک نسخہ کیمیا رونما ہوا اور اس خام کو کندن بنا ڈالا......ایک ہاشمی، مطلبی، امی نبی مبعوث ہوئے ......جس نے مکہ کی سرزمین سے اس عالمگیر، قومی، بین الاقوامی انقلاب کی مانیٹرنگ کی...... پوری قوم کی صلاح وفلاح کے لئے "فعلک بانع نفسک" کا مصداق بن کر خیر الامم واشرف الامم بنا دیا......ہاں میں اتنا کہوں گا......

ان کی اک نظر سے قبل، ان کی اک نظر کے بعد
ہر طرف اندھیرا تھا، ہر طرف اجالا ہے

میرے بھائیو!

محسن انسانیت ﷺ تمام انبیاء کی صفات کے حامل تھے......اس سے بڑھ کر رب جلیل نے اپنے حبیب وخلیل کو اتنے انعامات واکرام سے نوازا......کہ اولوالعزم پیغمبر ورسل بھی تمنا کرنے لگے......کہ کاش ہم آپ کی امت میں سے ہوتے حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

تو بوئے گل ہے اگر مثل گل ہیں اور نبی
تو نور شمس ہے گر اور نبی ہیں شمس نہار
حیات جان ہے تو ہیں اگر وہ جان جہاں
تو نوردیدہ ہے گر ہیں وہ نور دیدۂ بیدار
جہاں کے سارے کمالات اک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

میرے دوستو!

چند ایام کے بعد آپ کے ساتھ مخلصین کی ایک پاکیزہ جماعت تیار ہوگئی......یہ جماعت بھی آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دعوت وارشاد کا پرچم لہراتے چلے گئے......

Marfat.com

آپ اور آپ کے ساتھیوں کے راستے میں کانٹے، بچھائے گئے ...... روڑے اٹکائے گئے ...... رکاوٹیں کھڑی کی گئی ...... جنہیں زن، زر، زمین، جاہ و حشمت، حکومت و مملکت، سیاست و سیادت، امارت و بادشاہت کی پیشکش کی گئی ...... مگر قربان جایئے آپؐ پر کہ دو ٹوک الفاظ میں فرما دیا ...... کہ اگر میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دو ...... اور ساری زمین کے خزانے میرے سامنے رکھ دو ...... پھر میں! اپنے مشن سے رب کی توحید سے ...... ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹوں گا ...... میرا مشن جاری رہے گا ...... یا تو میں اس میں کامیاب ہو جاؤں گا ...... یا جام شہادت نوش کر لوں گا ...... یہی نعرہ آپ کے جانثاروں نے لگایا شاعر تڑپ اٹھا۔

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمین جس نے ساری ہلا دی

میرے دوستو!

☆ ...... دنیا میں مختلف تربیت گاہیں ہوتی ہیں!

☆ ...... اسکول، کالجز م، جامعات اور یونیورسٹیاں ہوتی ہیں!

☆ ...... کسی میں ایک فن سکھایا جاتا ہے!

☆ ...... کسی میں دوسرا فن سکھایا جاتا ہے۔

☆ ...... کہیں میڈیکل کالج ہوتے ہیں تو ان سے ڈاکٹر نکلتے ہیں!

☆ ...... کہیں انجینئرنگ اسکول و کالج ہوتے ہیں ان سے صرف انجینئرز نکلتے ہیں!

☆ ...... کہیں لاء کالج ہوتے ہیں ان سے صرف قانون دان نکلتے ہیں!

☆ ...... کہیں ملٹری کالج ہوتے ہیں ان سے تربیت حاصل کرنے والے فوجی نکلتے ہیں!

مگر اس محمدی یونیورسٹی اور تربیت گاہ کو دیکھا جائے ہر علم ...... ہر فن ...... ہر ہنر یہاں سکھلائے جاتے ہیں ...... رسول اللہ ﷺ کے شاگردوں اور فضلاء کو دیکھا جائے ...... تو

Marfat.com

ہزاروں نہیں ......لاکھوں سے متجاوز ہیں۔

☆وہ شاگرد نجوم ہدایت ہیں☆ وہ شاگرد معیار حق ہیں ☆ وہ شاگرد جن کو دنیا میں جنت کی بشارت مل جاتی ہے ☆جن کو قرآن اولئک ھم المفلحون کہتا ہے ☆اولئک ھم الراشدون کہتا ہے۔☆ اولئک ھم المومنون حقا کہتا ہے ☆ سات سو جگہوں پر قرآن اس مقدس جماعت کی تعریف کر رہا ہے۔

شاعر کہتا ہے۔

صحن چمن کو اپنی بہاروں پہ ناز تھا
وہ آئے تو ساری بہاروں پہ چھا گئے

میرے بھائیو!

دوسرے جامعات اور کلیات......قومی تعصب، علاقائی عصبیت، لسانی تعصب، ترجیح بلا مرجع اور نہ جانے کیا سے کیا خرافات و خرابیاں ہوتی ہیں ......آج کل ان اداروں سے پڑھ کر۔

☆...... کوئی چور بنتا ہے!

☆...... کوئی ڈاکو بنتا ہے!

☆...... کوئی ڈکیٹر بنتا ہے!

☆...... کوئی قاتل ہے!

☆...... کوئی محرف قرآن ہے!

☆...... کوئی عیسائیت و یہودیت کا ٹو وٹ ہے!

ان اداروں کے فاضل انسانیت کے چہرے بدنما داغ ہوتے ہیں ......فحاشی و عریانی کے علمبردار ہوتے ہیں ......مگر اس تربیت گاہ اور یونیورسٹی کے شعبہ جات کے فضلاء کو دیکھ ......جن کی تربیت عرب کے روشن ضمیر ﷺ نے کی ہے۔

☆ کوئی مشرق سے مغرب تک کوئی شمال سے جنوب تک ☆ کوئی افریقہ سے ہندوستان تک حق وصداقت کا پرچم لہرا رکھا ہے ☆کوئی فقہا...... کے میدان میں اعلیٰ مقام حاصل کرر کھا ہے...... یہ وحشی عرب...... یہ بت پرست عرب...... یہ بداخلاق عرب...... یہ کیاانقلاب آ گیا ہے ایک نبی امی کی تعلیم وتربیت نے ان کو روشن دل، روشن دماغ اور عاقل بنادیا ہے!

☆ ......اس محمدی یونیورسٹی میں آپ کو عالم بھی ملیں گے!

☆ ......عابد بھی ملیں گے!

☆ ...... مفسر بھی ملیں گے!

☆ ...... محدث بھی ملیں گے!

☆ ...... محقق بھی ملیں گے!

☆ ...... مفکر بھی ملیں گے

☆ ...... قاضی بھی ملیں گے!

☆ ......غازی بھی ملیں گے!

☆ ......حکام اور ولی بھی ملیں گے!

☆ ...... غریب ومسکین بھی ملیں گے!

☆ ...... شاہ وگدا بھی ملیں گے!

☆ ......امیر وغریب بھی ملیں گے!

☆ ...... آقا وغلام بھی ملیں گے!

☆ ...... راہِ حق کے شہید بھی ملیں گے!

ان تمام جہتوں کو ملحوظ نظر رکھنے کے بعد انسان اس فیصلے پر پہنچتا ہے کہ......محمد عربی ﷺ ذات انسانی کمالات اور صفات حسنہ کا ایک کامل مجموعہ ہے۔

شاعر کہتا ہے

لاکھ ستارے ایک طرف ظلمت شب جہاں جہاں
اک طلوع آفتاب دشت و چمن سحر سحر

میرے دوستو!

رسول اللہ ﷺ کی زندگی بذاتِ خود ایک تربیت گاہ ہے...... روشن کتاب ہے۔

☆...... جس اگر کوئی زاہد سبق لے سکتا ہے تو بادشاہ بھی سبق لے سکتا ہے!

☆...... اگر ایک تاجر سبق لے سکتا ہے تو مزدور بھی سبق لے سکتا ہے!

☆...... اگر ایک جرنیل سبق لے سکتا ہے تو سپاہی بھی سبق لے سکتا ہے!

☆...... اگر ایک سخی سبق لے سکتا ہے تو فقیر بھی سبق لے سکتا ہے!

☆...... اگر ایک حکیم سبق لے سکتا ہے تو مریض بھی سبق لے سکتا ہے!

☆...... اگر ایک پیر سبق لے سکتا ہے تو مرید بھی سبق لے سکتا ہے!

☆...... اگر ایک خطیب سبق لے سکتا ہے تو سامع بھی سبق لے سکتا ہے!

☆...... اگر ایک فاتح سبق لے سکتا ہے تو مفتوح بھی سبق لے سکتا ہے!

☆...... اگر ایک باپ سبق لے سکتا ہے تو بیٹا بھی سبق لے سکتا ہے!

☆...... اگر ایک مرد سبق لے سکتا ہے تو عورت بھی سبق لے سکتا ہے!

☆...... اگر ایک بچہ سبق لے سکتا ہے تو بڑا بھی سبق لے سکتا ہے!

☆...... اگر ایک بوڑھا سبق لے سکتا ہے تو نوجوان بھی سبق لے سکتا ہے!

☆...... اگر ایک حاکم سبق لے سکتا ہے تو محکوم بھی سبق لے سکتا ہے!

یہی وجہ ہے کہ آپ کی امت میں امام غزالی و امام رازی پیدا ہوئے...... امام ابوحنیفہ و شافعی...... قاسم نانوتویؒ و انور شاہ کشمیریؒ پیدا ہوئے...... محمد عربی ﷺ کی نبوت کا اور شریعت کا ڈنکا چار سو بجا...... اور قیامت کے سورج کے طلوع ہونے تک یہ پرچم نبوی مہراتا ہوا چمکتا

Marfat.com

دمکتا زندہ تابندہ نظر آئے گا۔ ہندو شاعر پنڈت ہر چند اختر کہتا ہے

کس نے ذروں کو اٹھایا اور دریا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا
کس کی حکمت نے کیا یتیموں کو در یتیم
اور غلامی کو زمانہ بھر کا مولد کر دیا
زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں حق کے نام پر
اللہ اللہ کس نے مسیحا کر دیا

....

Marfat.com

شمعِ ھُدیٰ

عشق نبوی ﷺ دردِ معاصی کی دوا ہے
ظلمت کدۂ دہر میں وہ شمعِ ہُدیٰ ہے
پڑھتا ہے دُرود آپ ہی تجھ پر ترا خالق
تصویر پہ خود اپنی مصوّر بھی فدا ہے
نور نبوی ﷺ مقتبس از نورِ خدا ہے
بندہ کو شرف نسبت مولا سے ملا ہے
احمد ﷺ سے پتہ ذاتِ اَحَد کا جو ملا ہے
مَصنُوع سے صانع کا پتہ سب کو چلا ہے
بندہ کی محبت سے ہے آقا کی محبت
جو پیروِ احمد ﷺ وہ محبوبِ خدا ہے
آمد تری اے ابرِ کرم رونقِ عالَم
تیرے ہی لئے گلشنِ ہستی یہ بنا ہے
فردوس و جہنم تیری تخلیق سے قایم
یہ فرق بد و نیک ترے دم سے ہوا ہے
فرمانِ دو عالم تری توقیع سے نافذ
تیری ہی شفاعت پہ رحیمی کی بنا ہے
لے جائے گا منزل سے بہت دُور بشر کو
جو جادہ سفر کا ترے جادہ کے سوا ہے

(مولانا سید سلیمان ندویؒ)

Marfat.com

﴿محبت رسول اللہ ﷺ﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین و الصلاۃ و السلام علی محسن العالمین وعلی صحبہ الطیبین الطاہرین الذین اقتدوا بسنتہ واھتدوا بھدیہ ومن تبعہ الی یوم الدین ......

اما بعد:

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم . بسم اللہ الرحمن الرحیم .

قل ان کان اٰباؤکم واخوانکم وازواجکم و عشیرتکم واموالن اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومسکن ترضوتھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہٖ واللہ لایھدی القوم الغاسقین . وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لایومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہٖ وولدہٖ والناس اجمعین .

(متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۲)

صدق اللہ وصدق رسولہ النبی الکریم.

رسول مجتبیٰ کہیے، محمد ﷺ مصطفیٰ کہیے
خدا کے بعد بس وہ ہیں، پھر اس کے بعد کیا کہیے

Marfat.com

شریعت کا ہے یہ اصرار ختم الانبیاء کہئے
محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب خدا کہئے
جب ان کا ذکر ہو تو دنیا سراپا گوش ہو جائے
جب ان کا نام آئے مرحبا صلی کہئے
مرے سرکار کے نقش قدم شمع ہدایت ہیں
یہ وہ منزل ہے جس کو مغفرت کا راستہ کہئے

(ماہر القادری)

گرامی قدر واجب الاحترام علماء کرام اور برادران اسلام "محبت رسول" (ﷺ) کے مقدس عنوان سے مخاطب ہونے کا شرف حاصل کر رہا ہوں ...... دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحیح صحیح عرض کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

سامعین ذی وقار!

جذبہ محبت و الفت وہ جذبہ ہے جسے لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں ...... ہاں اس کی تعریف مختلف لوگوں نے اپنے اپنے انداز میں کی ہے...... کسی نے کہا محبت کا مطلب شوق الی المحبوب ہے...... کسی نے کہا محبت کا مطلب ایثار محبوب کا نام ہے...... کسی نے کہا محبت کا مقصود یہ ہے کہ قلب کی مراد کو محبوب کا تابع بنا دیا جائے ...... کسی نے کہا محبوب کی چوکھٹ پر دم نکل جانے کا نام ہے...... کسی نے کہا محبوب کے پر سر جھکانے کا نام ہے...... بہر حال خوشبو کو جو بھی نام دیا جائے اس کی کیفیت الفاظ میں نہیں ڈالی جا سکتی ...... ہاں ہر کوئی اپنی واردات قلبی کے مطابق اس کو بیان کر سکتا ہے...... یہ وہ خالص اور سچا جذبہ ہے...... جو حرص و ہوس سے قطعاً پاک ہے...... یہ ایسا مقدس و مطہر جذبہ جو آلودگیوں سے کوسوں دور ہے...... مگر یار لوگوں نے سفلی جذبات کو بھی محبت کا نام دے دیا ہے......

چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک

Marfat.com

میرے بھائیو!

اسی جذبہ محبت کے ساتھ پروردگار عالم نے پوری دنیا کو جوڑ رکھا ہے۔ اگر یہ جذبہ نہ ہوتا ...... تو یہ دنیا ویرانی کا نمونہ پیش کرتی ...... جذبہ محبت مخلوق کے درمیان ایک مقناطیس کا کام کرتا ہے ...... جذبہ محبت منتشر افراد کو جو کہ اپنے علیحدہ علیحدہ وجود اور عقل و شعور کے مالک ہوتے ہیں ...... یہ اپنی قوت جاذبہ کے ذریعہ ایک جگہ جمع کر دیتا ہے ...... اب کسی سے محبت انسان کو اس کے فضل و کمال کی وجہ سے ہوتی ہے ...... کسی سے محبت اس کے عدل و انصاف کی وجہ سے ہوتی ہے ...... اب دنیا ہمارے سامنے ہے ...... اس کی تاریخ ہمارے سامنے ہے......

☆ اس میں نادور بادشاہ بھی گذرے ☆ مشہور فاتحین بھی گذرے ☆ طاقتور پہلوان بھی گذرے ☆ بلند فکر فلاسفہ بھی گذرے ☆ صاحبان علم و ادب بھی گذرے ☆ مالکان کمال وفن بھی گذرے ☆ دولت کی ریل پیل والے بھی گذرے ☆ حسن و جمال پر اترنے والے بھی گذرے ☆ کوئی سخاوت میں مشہور تھا ...... تو کسی کے عدل و انصاف کا ڈنکا بجتا تھا ...... ان میں سے ہر کسی کو اس کے کمال کے موافق محبت کرنے والے بھی ملے ...... لیکن اگر کوئی نوع آدم میں ایسی شخصیت ہے ...... جس میں رب قدوس نے تمام دنیا کے محاسن وشمائل جمع کر دیئے ہوں ...... ☆ جب عدل و انصاف کا ذکر ہو تو بھی وہ سرفہرست ہو ☆ جب فاتحین کی صف کو دیکھیں تو سب سے آگے وہ کھڑا نظر آئے ☆ جب اس کی بلند خیالی کا ذکر ہو تو بڑے بڑے فلسفہ دان اس کا پانی بھرتے نظر آئیں ☆ علم و ادب کی بات ہو تو بڑے بڑے اہل علم اس کی فضیلت کے گن گائیں ☆ جب سخاوت کی بات ہو تو حاتم جیسے سخی اولاد کے دریوزہ گر نظر آئے ☆ جب عدل و انصاف کا تذکرہ ہو تو لوگ نوشیرواں کا نام بھی بھول جائیں ☆ جب اس کی جلالت دیکھیں تو ملوک جبابرہ اس کے نام سے کانپتے نظر آئیں ☆ جب رحمت کی بات ہو تو دنیا بھر کے بے کس و بے بس اسے اپنا ملجاء ماویٰ جانیں ☆ جب

حسینوں اور مہ جبینوں کی بات چلے تو ان کے سامنے بڑے بڑے مہ وش اور پری چہرہ چوکڑی بھول جائیں ......اور پھر سب سے بڑھ کر یہ مخلوق تو مخلوق خود خدا اس پر ناز کرتا ہے ......اس کی زندگی کی قسم کھاتا ہے......اس کے سینے کا ذکر کرتا ہے......اس کی صداقت و دیانت کا ذکر کرتا ہے......اس کے تکلم کا ذکر کرتا ہے......اس کے شہر کا ذکر کرتا ہے......اس کیطرف اس کے چہرے کا پھرنا بیان کرتا ہے......اس کے علم کی بات کرتا ہے......اس کی جنگیں اس کی فتوحات، اس کا راتوں کا جاگنا، اس کا سونا، اس کے سینے کی گُوھن، اس کے مصائب، اس کی رحمت و رفعت اس کے یاروں، اس کی بیویوں، اس کی بیٹیوں،......کیا کیا بیان کروں وہ ان کا اپنے کلام میں ذکر کرتا ہے......وہ کپڑا اوڑھے لیٹے تو مالک الملک اسے یاایہا المدثر ......اور کبھی یاایہا المزمل کہہ کر تسلی دیتا ہے...... حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی تڑپ کر فرماتے ہیں۔

الٰہی کس سے بیاں ہو سکے ثنا اس کی
کہ جس پہ ایسا تری ذات خاص کا ہو پیار
جو تو نہ بناتا، تو سارے عالم کو
نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زنہار
تو فخرِ کون و مکاں زبدۂ زمین و زماں
امیر لشکر پیغمبراں شہ ابرارؐ

میرے دوستو!

یہ محبوب کائنات، وجہ موجودات، ہمارے پیارے نبی، سید الکونین، رحمۃ اللعالمین، سید لولاک محمد ﷺ کی ذات اقدس واطہر، اشرف واکرم ہے......جن کی محبت کو اللہ نے ایمان والوں پر لازم وضروری قرار دیا ہے......ذرا صحیفہ قرآنی کھولئے ...... یہ سورۃ توبہ ہے......خود محبوب کائنات ﷺ کو حکم الٰہی ہو رہا ہے کہ ایمان والوں کو سنا دیں...... قل ان کان اباؤکم

Marfat.com

وابناء کم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال ن اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومسکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہٖ ...... کتاب الشفاء میں قاضی عیاضؒ اس کی تفسیر میں رقم کرتے ہیں ......کہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول رسول اللہ ﷺ کی کے لزوم وفرضیت پر محبت ہے گویا خود اللہ نے مخلوق کو بتلادیا کہ محبت کرنی ہے......تو میرے محبوب سے کرو...... کیونکہ اس سے بڑھ کر حسین و جمیل نہ کوئی ہے......اور نہ اس سے اخلاق عالیہ میں آگے کوئی ہے......خود محبوب کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا......لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین ...... جب حضرت عمر نے یہ سنا تو فوراً عرض کی...... لانت یا رسول اللّٰہ احب الی من کل شیی الانفسی ...... جب رسول اللہ کی زبان سے یہ الفاظ جاری ہوئے تو فوراً گویا ہوئے اور عرض کیا......فانت الان احب الی من نفسی ...... اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا......الان یا عمرؓ......اے عمرؓ اب تو کامل مومن ہوا......حضرت علیؓ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ سے کتنی محبت تھی ......تو آپ نے فرمایا خدائے پاک کی قسم......آپ ﷺ ہمارے نزدیک، اپنے مالوں سے، اپنی اولاد سے، اپنی ماؤں سے اور سخت پیاس کی حالت میں ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب تھے......شاعر محبت رسول میں ڈوب کر کہتا ہے

پہچان ہے مومن کی اور عشق کا پیمانہ
جب نام نبی آئے آنکھوں کا چھلک جانا
یہ جان کی بازی ہے اظہار کافی نہیں
نیزے کی انی پے جانباز کا نذرانہ

میرے بھائیو!

یہ محبت کی دولت صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت کو نصیب ہوئی ...... جو قول وفعل میں ......تجارت ومعیشت میں ......سیاست وقیادت میں ......سفر وحضر میں ......خوشی وغمی میں

Marfat.com

...... ہر جگہ رسول اللہ ﷺ کے اسوہ حسنہ کے عملی نمونہ تھے...... یہ رسول اللہ کے سچے محب تھے ...... سچے شیدائی تھے...... سچے پیروکار تھے...... ان کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت کی پاداش میں آگ میں گرایا گیا...... انگاروں پر لٹایا گیا...... گلیوں میں گھسیٹا گیا...... سولی پہ چڑھایا گیا ...... اُبلتی ہوئی دیگوں میں ڈالا گیا...... دیکھو! ابو بکرؓ کو اتنا مارا گیا وہ بے ہوش ہو جاتے ہیں ...... لہولہان ہو جاتے ہیں...... مگر جب ہوش میں آتے ہیں تو سب سے پہلے اپنے حبیب ﷺ کی حالت دریافت فرماتے ہیں...... کہ میرے آقا کا کیا حال ہے...... حضرت عثمان غنیؓ کو پکڑ کر رسیوں سے باندھا گیا اور ایذائیں دی گئیں...... مگر آپ نے علی الاعلان کہہ دیا...... جان چلی جائے تو پرواہ نہیں...... مگر عثمان بن عفان قرآن، ایمان اور رحمن کو نہیں چھوڑ سکتا ...... حضرت طلحہ بن عبید اللہ کے ہاتھ گردن کے ساتھ باندھ کر کھینچا گیا...... حضرت زبیر کو چٹائی میں بند کر کے اس کو آگ لگا دی گئی...... حضرت سمیہ کے دو ٹکڑے کئے...... حضرت زنیرہ کی آنکھیں نکال دی گئی...... حضرت خبیب بن عدلی کو سولی پر لٹکا دیا گیا...... حضرت خباب بن ارت کی پسلیاں توڑ دی گئی...... حضرت صہیب رومی کی پراپرٹی ضبط کر لی گئی ہے ...... حضرت بلالؓ کو مشرکین نے پکڑ کر لوہے کی زرہیں پہنائی اور گلے میں رسی ڈالی گئی اور تپتی ہوئی دھوپ میں گرم ریت پر لٹا کر سینے پر بھاری بھاری پتھر رکھ کر بچوں کے حوالے کیا جاتا ہے...... وہ آپ کو گھسیٹتے اور دشمن خدا آپ کو زدوکوب کرتے اور مجبور کرتے کہ دامن رسول چھوڑ دیں...... مگر آپ کی زبان سے "احد، احد" کی صدائیں گونج کر عرش خداوندی کو ہلا کر رکھ دیتی...... صحابہ کرامؓ نے سب کچھ برداشت کیا...... مگر محمد کی غلامی نہ چھوڑی ...... اس کی شاعری یوں عکاسی کرتا ہے......

صدیقؓ و عمرؓ میں ہے، عثمانؓ و علیؓ میں ہے
وہ سوز کہ جس میں یو جل جاتا ہے پروانہ
اے سعد محمدؐ سے لازم ہے محبت یوں
سب کہیں تجھ کو دیوانہ ہے دیوانہ

میرے بھائیو!

ذرا چشم تصور سے دیکھئے...... زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کفار کے نرغے میں ہیں

Marfat.com

زید بن دثنہؓ کو سولی دینے کی تیاریاں ہو رہی ہیں......اب زندگی کے آخری لمحات ہیں...... سارے کافر خوشیاں کر رہے ہیں......اپنی جان کس کو پیاری نہیں ہوتی......لیکن ذرا عاشق جمال حبیب ﷺ کے آخری کلمات سماعت فرمائیں......اور پھر اپنے حافظے پر زور ڈال کر دیکھئے کہ کیا فلک نیلگوں نے اس سے بھی بڑا عشق و محبت کا مظاہرہ دیکھا ہوگا......چاروں طرف تلواروں کی دھاریں اور نیزوں کی انیاں ان کے خون کی پیاسی نظر آتی ہیں......اس عالم میں ابوسفیان (جو ابھی مسلمان نہیں ہوتے) ان سے سوال کرتا ہے......زید کیا تجھے یہ بات پسند ہے......آج تیری جگہ محمدؐ ہوتے اور ہم ان کی گردن مارتے اور تو اپنے اہل و عیال میں ہوتا......جواب میں جو الفاظ زید بن دثنہ کی زبان پر جاری ہوئے وہ نصاب عشق کا درس اولیں ہیں......اور یہ نہ تو کالج و یونیورسٹیوں میں ڈھونڈنے کو ملتا ہے اور نہ ہی کتابوں کے مطالعہ سے حاصل ہوتا ہے...... بلکہ رب لم یزل خود ان عشاق کو یہ الفاظ القاء کرتا ہے......

حضرت زید بن دثنہؓ نے جواب دیا" اللہ کی قسم میں یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ محمد ﷺ کو کانٹا بھی چبھے اور میں اپنے اہل و عیال میں......ہواہوں ابوسفیان یہ الفاظ سن کر ورطۂ حیرت میں پڑ گیا اور اصحاب محمد کو ان الفاظ میں خراجِ تحسین کرنے لگا......ما رأیت احداً من الناس یحب احداً کحب اصحاب محمد محمداً میں نے لوگوں میں سے کسی کو کسی سے اتنی محبت کرتے نہیں دیکھا جتنی محبت محمد ﷺ کے ساتھی محمد ﷺ سے کرتے ہیں۔

(سیرۃ مصطفیٰ ص ۲۶۰ ج ۲ عہد نبوت کے ماہ و سال ص ۸۲/ ابن ہشام ص ۱۲۱ ج ۲)

یہ رسول اللہ کی مقدس جماعت ہے جنہوں نے اپنا تن من دھن قربان کر کے محبت رسول ﷺ کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا اور امت کے لئے نجوم ہدایت بن گئے......رسول اللہ ﷺ کی محبت ایمان کی شرط ہے ورنہ یہ دل ویرانہ ہے......

اے سعد یہ دل ورنہ ویرانہ ہے ویرانہ

Marfat.com

نبی امی ﷺ کی فصاحت و بلاغت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمدہٗ حمد شاکر لانعمہ واصلی وسلم علی نبیہ بدر منورہ نجمہ وعلی الہٖ وصحبہٖ وازواجہٖ

اما بعد:

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم ۔ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ۔ لقد من اللّٰہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولاً من انفسھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم (الخ) وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انی اعطیت بجوامع الکلم ۔

(رواہ المسلم بحوالہ مشکوٰۃ والمصابیح ص ۵۱۲)

صدق اللّٰہ وصدق رسولہ النبی الکریم۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار
تو آئینہ ہے کمالات کبریائی کا
وہ آپ دیکھتے ہیں اپنا جلوۂ دیدار
رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت
نہ جانا کون ہے کچھ بھی کسی جز ستار

Marfat.com

جو آئینہ میں پڑے عکس خاک کا تیرے
تو رشک مہر کا ہو جائے مطلع الانوار
نہ بن پڑا وہ جمال آپ کا سا ایک شب بھی
قمر نے گولہ کروڑوں کئے چڑھاؤ اتار

(حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ)

گرامی قدر واجب الاحترام علماء کرام، برادران اسلام آج میں آپ سے ''نبی امی کی فصاحت بلاغت'' کے عنوان سے مخاطب ہونے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحیح صحیح عرض کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

سامعین ذی وقار:

موسم بہار میں سرسبز و شاداب باغ میں نغمہ سرائی کرنے والی بلبل کی سروں کو اپنے الفاظ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے...... اور بہار کا پیغام دینے والی کوئل کی سریلی کوک کو بھی بیان کا پیراہن دیا جا سکتا ہے...... خوشنوا عنادل چمن کی نغمہ سنجیوں کو بھی انسانی کلام میں کسی نہ کسی عنوان سے معنون کیا جا سکتا ہے...... طوطا مینا کی شیریں چہچہاہٹ کو بھی لفظوں کا جامہ پہنایا جا سکتا ہے...... صبح کے تڑکے میں بلند ہونے والی ندائے مرغ کو بھی بانگ سحر کا روحانی عنوان دیا جا سکتا ہے...... آبشاروں سے آنے والی قدرتی آواز کو بھی ہم نغمۂ فطرت سے تعبیر کر سکتے ہیں...... پُر ربط کے تاروں پر بکھرنے والے ساز کو بھی اپنے کلام میں سمجھا اور سمجھایا جا سکتا ہے...... غرض کہ چمن زار ہستی میں جتنے بھی مرغان خوشنوا ہیں سب کی صوتیات کو انسانی زبان و بیان سے کسی نہ حد تک تعبیر کیا جا سکتا ہے......

میرے بھائیو!

مگر اس ہستی سراپا قدس کے عنبریں لبوں سے صادر ہونے والے مشک افزاء کلمات کو کن الفاظ سے تعبیر کیا جائے جن کی مسحور کن آواز پر ملائک جھوم اٹھتے...... جنات حیران و ششدر رہ جاتے...... نباتات سرنگوں ہو کر سلامی دیتے اور جمادات بھی نطق صادق بن کر محو

Marfat.com

تسبیح ہو جاتے ......ایک ادیب کا قلم ......ایک فصیح اللسان مقرر کی زبان ......اور ایک بلیغ البیان واعظ کی گفتگو بھی سچ پوچھیے تو اس کی عکاسی نہیں کرسکتی ......بس میں اتنا کہوں گا جس کو شاعر یوں بیان کرتا ہے ؎

حق جلوہ گر، زطرز بیان محمدؐ است
......کلام حق، بزبان محمدؐ است

میرے دوستو!

تاجدار نبوت، فخر رسالت ختمی المرتبت، سرور دو عالم ﷺ کی ذات مبارکہ جو ہمہ جہت خوبیوں اور محاسن و کمالات سے معمور تھی ......جس کے تمام گوشوں پر تشفی بخش طور پر بیان وافشاء کے ذریعہ روشنی ڈالی جائے تو ایک طویل عمر گذر جائے۔ اور ہزاروں صفحات پر تصنیفات موجود میں آجائیں ......مگر تشنہ ہی اور تشنہ قلمی باقی رہ جائے ...... بلکہ گھریوں کہا جائے کہ دفتر کے دفتر سیاہ کر دیئے جائیں اور قلموں کی سیاہی بھی ختم ہو جائے ......مگر فخر موجودات فصاحت و بلاغت کے منبع محمد عربی ﷺ کی مدح و سیرت نگاری کا حق ادا نہ ہو سکے تو کوئی مبالغہ نہ ہوگا......شاعر اس کی یوں عکاسی کرتا ہے ؎

لکھے جو مدح تیری زلف خم بہ خم کے لئے
سمندروں کی ضرورت ہے اس قلم کے لئے

میرے بھائیو!

میں آج رسول اللہ ﷺ کی صفت پر روشنی ڈالنے کی جسارت کر رہا ہوں وہ جمالی صفت بلاشبہ کمالی صفت ہے ......وہ صفت مبارکہ فصاحت و بلاغت ہے۔ جو اللہ نے آپ کو عطاء فرمائی تھی ......اس وصف خاص کی پُرنور برکات و تاثر کے آگے وقت کے عالمی شہرت ادباء اور اساطین فصاحت نے بھی گھٹنے ٹیک دیئے ......ایک مرتبہ حضرت عمروؓ بن عبسہ نے رسول اللہ ﷺ سے۔

Marfat.com

حضرت عمروؓ نے پہلا سوال کیا:

اس دعوت وتحریک کے کام میں ابتداً کون کون آپ کے ساتھ؟

☆ ......رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا۔

ایک مرد آزاد......اور ایک غلام نے

☆ ......حضرت عمروؓ نے دوسرا سوال کیا۔

اسلام کی اخلاقی حقیقت کیا ہے؟

☆ ......رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا۔

پاکیزہ گفتار اور بھوکوں کو کھانا کھلانا۔

☆ ......حضرت عمروؓ نے تیسرا سوال کیا۔

ایمان کا جوہر کیا ہے؟

☆ ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

صبر اور سخاوت۔

☆ ......حضرت عمروؓ نے چوتھا سوال کیا۔

کیا اسلام افضل ہے؟

☆ ......رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا۔

اس شخص کا اسلام معیاری ہے جس کے دست وزبان کی زیادتیوں سے مسلمان محفوظ رہیں۔

☆ ......حضرت عمروؓ نے پانچواں سوال کیا۔

ایمان کیسا افضل ہے؟

☆ ......رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا۔

جس کے ساتھ پسندیدہ اخلاق پایا جائے۔

Marfat.com

☆ ......حضرت عمروؓ نے چھٹا سوال کیا۔

کیسی نماز افضل ہے؟

☆ ......رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا۔

جس میں دیر تک عاجزی سے قیام کیا جائے۔

☆ ......حضرت عمروؓ نے ساتواں سوال کیا۔

کیسی ہجرت افضل ہے؟

☆ ......رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا۔

ایسی ہجرت کہ تم ان چیزوں سے کنارہ کش ہو جاؤ جو تمہارے پروردگار کو ناپسند ہیں۔

☆ ......حضرت عمروؓ نے آٹھواں سوال کیا۔

کیسا جہاد افضل ہے؟

☆ ......رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا۔

اس کا جہاد افضل ہے جس کا گھوڑا میدان جہاد میں مارا جائے اور وہ خود بھی شہید ہو جائے۔

☆ ......حضرت عمروؓ نے نواں سوال کیا۔

کون سا وقت عبادت کے لئے افضل ہے؟

☆ ......رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا۔

رات کا پچھلا پہر!

(مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان ص ۱۶)

شاعر کہتا ہے

ان کے لمحوں میں زمانوں کے زمانے پنہاں
ان کی سوچوں میں سعادت کے خزانے پنہاں

Marfat.com

میرے بھائیو!

اسی طرح حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک سوال کیا کہ آپ ﷺ اپنے مسلک کی وضاحت فرمائیں۔

اس پر آپ صلی اللہ ﷺ نے اختصار کے ساتھ جس فصیح و بلیغ انداز سے جواب دیا اور اس جواب میں اپنے طرز فکر، اپنے کردار اور اپنی روحانیت کی جامع تصویر کھینچ کر رکھ دی ہے۔

وہ انسانی کلام کی تاریخ میں ایک اعجاز ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!

☆المعرفة راس مالی	عرفان میرا سرمایہ ہے
☆والعقل اصل دینی	عقل میرے دین کی اصل ہے
☆والحب اساسی	محبت میری بنیاد ہے
☆والشوق مرکبی	شوق میری سواری ہے
☆وذکر اللہ انیسی	ذکر اللہ میرا مونس ہے
☆والثقة کنزی	اعتماد میرا خزانہ ہے
☆والحزن رفیقی	حزن میرا رفیق ہے
☆والعلم سلاحی	علم میرا ہتھیار ہے
☆والصبر ردائی	صبر میرا لباس ہے
☆والرضاء غنیمتی	رضا میری غنیمت ہے
والعجز فخری	عاجزی میرا فخر ہے
☆والزهد حرفتی	زہد میرا پیشہ ہے
☆والیقین قوتی	یقین میری طاقت ہے

Marfat.com

☆والصدق شفیعی — صدق میرا سفارشی ہے

☆والطاقة حسبی — طاقت میرا دفاع ہے

☆والجہاد خلقی — جہاد میرا کردار ہے

☆وقرة عینی فی الصلوٰة — نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے

ساقی کوثر ﷺ کی زبان و گفتگو میں فصاحت و بلاغت کی صفت کے ساتھ ساتھ ایسی حلاوت و شیرینی تھی جیسے کہ شاعر معرفت مولانا حکیم محمد اختر صاحب مدظلہٗ کا ایک شعر ہے وہ فرماتے ہیں ۔

اس درجہ حلاوت ہے میرے طرز بیاں میں
خود میری زباں اپنی زباں چوس رہی ہے

میرے دوستو!

فصاحت رسول اللہ ﷺ کی حد یہ تھی کہ کوئی شخص بآسانی اس کا ادراک نہیں کرسکتا تھا ...... اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان مبارک کو اپنی تلواروں میں سے ایک تلوار بنا دیا تھا۔ آپ ﷺ جو بات کہتے وہ دلوں پر ایسی اثر کرتی جیسے تلوار جسموں میں اثر انداز ہوتی ہے...... اللہ تعالیٰ اپنی مراد کو رسول اللہ ﷺ کی زبانی ظاہر فرماتے ہیں۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود

آقائے نامدار کی فصاحت و بلاغت کا یہ عالم تھا کہ ایک ایک حدیث سے فقہائے امت نے ہزاروں مسائل استنباط کئے ہیں۔ آپ کا علم اتنا پھیلا کہ آج میں اس علم کی توضیح و تشریح پر سینکڑوں کتب موجود ہیں ...... دنیاء عالم کی قدیم و جدید ...... میں وہ ذخیرہ کثرت موجود ہے ...... قاہرہ۔ مصر، اردن، شام ...... ہسپانیہ ...... سعودی عرب، پاک و ہند کی ...... دیکھوا کروڑوں ...... اربوں ...... کھربوں کتابوں میں رسول اللہ ﷺ کی مقدس زبان سے نکلنے والے الفاظ سنہری اوراق کی زینت بنے ہوئے ہیں ...... عیسائیت و یہودیت ،

Marfat.com

سے نکلنے والے الفاظ سنہری اوراق کی زینت بنے ہوئے ہیں ...... عیسائیت و یہودیت ، کمیونسٹ ، ھنود اور دیگر اقوام باطلہ آج بھی نبی امی ﷺ کی فصاحت و بلاغت کے سامنے اعتراف عجز کئے ہوئے نظر آتی ہیں ۔ آپ کی امت میں امام ابو حنیفہ جیسے فقاہت کے بادشاہ ...... امام شافعی جیسے علم کے پہاڑ ...... امام بخاری جیسے حدیث کے عالم ...... امام غزالی جیسے منطق و فلسفہ کے امام ...... امام کبیر جیسے مفسر ...... امام ابن کثیر جیسے مورخ ...... ابو علی سینا جیسے سائنسدان ...... اور مولانا محمد قاسم نانوتویؒ جیسے محقق پیدا ہوتے ۔ چاہے زبان و بیان کی خوبیاں ہوں ...... چاہئے سیرت و صورت کی خوبیاں ہوں ...... چاہے صفات و ذات کا کمال ہو ...... چاہے اجتماعی و انفرادی حقیقت کا کمال ہو ...... سب کا نقطۂ عروج ایک ذات محمدی میں نظر آتا ہے ۔

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے
تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

Marfat.com

پھر پیش نظر گنبد خضراء

پھر پیش نظر گنبدِ خضرا ہے حرم ہے
پھر نام خدا روضۂ جنت میں قدم ہے
پھر شکرِ خدا سامنے محراب نبی ہے
پھر سر ہے مرا اور ترا نقشِ قدم ہے
محراب نبی ہے کہ کوئی طورِ تجلّی
دل شوق سے لبریز ہے اور آنکھ بھی نم ہے
پھر منّتِ دربار کا اعزاز ملا ہے
اب ڈر ہے کسی کا نہ کسی چیز کا غم ہے
پھر بارگاہ سید کونین ﷺ میں پہنچا
یہ ان کا کرم اُن کا کرم اُن کا کرم ہے
یہ ذرّۂ ناچیز ہے خورشید بداماں
دیکھ اُن کے غلاموں کا بھی کیا جاہ و حشم ہے
ہر موئے بدن بھی جو زباں بن کے کرے شکر
کم ہے بخدا ان کی عنایات سے کم ہے
رگ رگ میں محبت ہو رسول عربی کی
جنت کے خزائن کی یہی بیع سلم ہے

Marfat.com

وہ رحمتِ عالَم ہے شہِ اسود و احمر
وہ سیدِ کونین ہے آقائے اُمم ہے
وہ عالمِ توحید کا مظہر ہے کہ جس میں
مشرق ہے نہ مغرب ہے عرب ہے نہ عجم ہے
دل نعتِ رسول عربی ﷺ کہنے کو بے چین
عالَم ہے تحیّر کا زباں ہے نہ قلم ہے

Marfat.com

سالار اعظم ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللّٰہ الذی اعز الاسلام باولیائہ وشید معالمہ باصفیائہ واتقیائہ وصلحائہ واذل الکفر والکفرۃ برسلہ وانبیائہ والصلاۃ والسلام الاتمان الاکملان . علی سید الانس والجان . صاحب الجمل الاحمر والسیف المشھرینی الرحمۃ ورسول الملاحم وعلٰی الہ واصحابہ الذین رفعوا لواء الاسلام علی سائر الادیان ففتحوا البلدان متقلدی السیوف وحاملی القرآن ......

امابعد:

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم . بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم . یایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم ...... وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لاتزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاھرین علی من فاواھم حتی یقاتل اٰخرھم المسیح الدجال .

(رواہ ابوداؤد بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۳۱)

صدق اللّٰہ وصدق رسولہ النبی الکریم

سکھایا ہے ہمیں اے دوست طیبہ کے والی نے
کہ بوجہلوں سے ٹکرا کر اُبھرنا عین ایمان ہے
جہاں باطل مقابل ہو وہاں نوک سنان سے بھی
برائے دین اسلام رقص کرنا عین ایمان ہے

گرامی قدر علماء کرام اور برادران اسلام آج میں آپ کے سامنے "سالار اعظم ﷺ" کے عنوان سے چند لمحے گفتگو کی سعادت حاصل کر رہا ہوں ...... دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحیح صحیح عرض کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

سامعین گرامی!

اگر کوئی ماہر سرجن یا ڈاکٹر آپریشن تھیٹر میں انتہائی غور و خوض کے بعد یہ رائے دے کہ اس مریض کے جسم میں جراثیم اس طرح پھیل گئے ہیں ...... کہ اب اس کی زندگی بچانے کے لئے ضروری ہے ...... کہ اس شخص کی ٹانگ کاٹ دی جائے ...... ورنہ ممکن ہے کہ خراب اور سڑی ہوئی ٹانگ کے اثرات بد پورے جسم کو اپنی لپیٹ میں لے لیں ...... اور یہ آدمی اپنی زندگی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گا ...... تو مریض کے رشتہ داروں، عزیز و اقارب اور بہی خواہوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا ...... جو ایک زندہ شخص کی چیر پھاڑ کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دے ...... کوئی ایک زبان ایسی نہیں ملے گی ...... جو اس سنگدلی پر صدائے احتجاج بلند کرے ...... البتہ یہ ضرور ہوگا کہ اپنے مریض کی ٹانگ کاٹنے پر ڈاکٹر کے شکر گذار ہوں گے ...... اس کی مہارت کے قصیدے پڑھیں گے ...... اور آخر کار اسے بھاری فیس بھی ادا کریں گے ...... پھر کیا وجہ ہے کہ جو لوگ ڈاکٹر کی اس نشتر زنی کو درست سمجھتے ہیں ...... وہ جہاد کو اللہ کی رحمت باور کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئے ...... جب اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ پیغمبر سالار اعظم ﷺ اپنے تجربے اور وحی الٰہی کے ذریعہ یہ سمجھ لیتا ہے ...... کہ یہ لوگ اب کفر و ظلم میں اتنے آگے بڑھ گئے ہیں ...... کہ اب ان کے لئے نصیحت کی کوئی بات اور ہدایت کا کوئی

Marfat.com

طریقہ کارگر نہیں ہوسکتا......اب یہ لوگ انسانی معاشرے کے لئے ایسا ناسور بن چکے ہیں جنہیں اگر بروقت کاٹ کر جدا نہ کر دیا گیا ......تو ان کے زہریلے اثرات سے پوری انسانیت متاثر ہوگی ......اور کفر وشرک، ظلم وشقاوت کے جراثیم پوری انسانی سوسائٹی میں پھیل جائیں گے......تو وہ حکم ربانی کے تحت اپنے جانبازوں کو ساتھ لے کر میدان جہاد میں آجاتا ہے ......تاکہ مسلمانوں میں سے خوش بخت اور سعادت مند لوگ شہادت اور غازی ہونے کا شرف حاصل کر سکیں ......کافروں کی شان وشوکت، ختم ہو جائے ......اور انسانی معاشرہ کفر وظلم کے بڑھتے ہوئے جراثیم سے پاک ہو جائے......

ہر مسلمان رگ باطل کے لئے نشتر تھا
اس کے آئینہ ہستی میں عمل جوہر تھا

میرے بھائیو!

سالار اعظم ﷺ پرچم توحید کو اپنے ہاتھوں میں تھامے میدان کارزار میں اترتے ہیں ......دس سال کے مختصر عرصہ میں 27 غزوات کی کمان کرتے ہیں......اور 56 مرتبہ اپنی نگرانی میں صحابہ کرامؓ کو کفار کے مقابلہ میں بھیجتے ہیں......سالار اعظمؐ کبھی ہمیں بدر کے معرکہ میں کمان کرتے نظر آتے ہیں......کبھی احد وحنین کے معرکوں میں ......کبھی خیبر وتبوک کے معرکوں میں دیکھائی دیتے ہیں......کبھی احزاب وطائف کے معرکوں میں کفر وشرک سے نبرد آزما ہو رہے ہیں......اور کافروں کے اماموں کے سر تن سے جدا کر رہے ہیں......

شاعر مشرق علامہ اقبال کہتا ہے:

ٹل نہ سکتے تھے اگر جنگ میں اڑ جاتے تھے
پاؤں شیروں کے بھی میدان سے اکھڑ جاتے تھے
نقش توحید کا ہر دل پہ بٹھایا ہم نے
زیر خنجر بھی یہ پیغام سنایا ہم نے

Marfat.com

میرے دوستو!

سالار اعظم ﷺ کے کثرت سے جہاد کے واقعات اور حکامات سے کتب احادیث بھری ہوتی ہیں......

صحیح بخاری میں دیکھو!

جہاد کے عنوان سے	241 ابواب موجود ہیں
صحیح مسلم میں جہاد کے عنوان سے	100 ابواب موجود ہیں
جامع ترمذی میں جہاد کے عنوان سے	155 ابواب موجود ہیں
سنن ابی داؤد میں جہاد کے عنوان سے	176 ابواب موجود ہیں
سنن نسائی میں جہاد کے عنوان سے	148 ابواب موجود ہیں
سنن ابن ماجہ میں جہاد کے عنوان سے	146 ابواب موجود ہیں
مشکوٰۃ شریف میں جہاد کے عنوان سے	26 صفحات موجود ہیں
الترغیب والترہیب میں جہاد کے عنوان سے	90 صفحات موجود ہیں
سنن کبریٰ میں بیہقی میں جہاد کے عنوان سے	359 صفحات موجود ہیں
مصنف ابن ابی شیبہ میں جہاد کے عنوان سے	334 صفحات موجود ہیں
ہر کنز العمال میں جہاد کے عنوان سے	359 صفحات موجود ہیں
اعلاء السنن میں جہاد کے عنوان سے	674 صفحات موجود ہیں

غزلیات اور عشقیہ اشعار میں مسلمان کا بطور تشبیب ذکر کرتا......لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف جنگ کے لئے امادہ کرتا......دعوت کے بہانہ سے آپ کے قتل کی سازش کرتا تھا......دین اسلام پر کرتا......

جہاد کی فضیلت 450 آیات قرآنی موجود ہیں......سینکڑوں کتب سیر آج دنیائے عالم میں سالارِ اعظم ﷺ کی زندگی پر رقم کی جا چکی ہیں......

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

بت صنم خانوں میں کہتے ہیں مسلمان گئے
ہے خوشی ان کو کہ کعبے کے نگہباں گئے
منزل دہر سے اونٹوں کے حدی خواں گئے
اپنی بغلوں میں دبائے ہوئے قرآں گئے

میرے بھائیو!

سالارِ اعظم ﷺ نے اپنے رفقاء کو ایسی جنگیں تدابیر سکھائیں ......جن کی مثال تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے......

جب آپ پر یہ آیت نازل ہوئی ''فقاتلوا ائمۃ الکفر'' یعنی کفر کے سرداروں کے تن سر سے جدا کر دو! ......اللہ کے اس حکم کی تعمیل کے لئے 3 ہجری میں مدینہ کے یہودی سردار جو اپنے وقت کا بہت بڑا شاعر اور مقرر تھا...... یہ رسول اللہ کی مذمت کرتا اور اپنے ساتھیوں کو رسول اللہ کے خلاف ابھارتا ......سالارِ اعظم انے یہ مہم سر کرنے کے لئے اپنے عظیم کمانڈر محمد بن مسلمہ کو مقرر فرمایا...... یہ صحابی رسول اب جنگی چال چل رہا ہے...... یہ یہودی کون ہے؟ ...... یہ کعب بن اشرف ہے......صحابی رسول اس کے قلعہ میں داخل ہوئے دروازے پر دستک دی......اندر سے آواز آئی کون ہے؟......انہوں نے جواب دیا......کہ میں محمد بن مسلمہ ہوں......کعب بن اشرف نے کہا خیر ہے کیسے آنا ہوا؟......محمد بن مسلمہ نے کہا ضروری کام ہے......وہ یہ کہ میں محمد عربی اکا کلمہ پڑھا تھا......لیکن اس میں مجھے بہت نقصان ہوا ہے......رشتہ داروں سے کاٹ کر رکھ دیا ہے......پورا عرب میرا مخالف ہے ......کبھی ہم سے صدقہ مانگتا ہے......اور کبھی زکوٰۃ دینے کو کہتا ہے......میرا کاروبار بزنس خراب ہو گیا......میں تیرے در پہ آیا ہوں...... مجھے کچھ رقم درکار ہے......تا کہ میں کاروبار میں پیش رفت کر سکوں......کعب بن اشرف نے کہا......ٹھیک ہے اب تو ہمارا ہم خیال ہے

......لیکن ایک شرط ہے......وہ یہ کہ اپنی بیوی رہن میں رکھ دو......محمد بن مسلمہ نے کہا...... اس سے میری ناک کٹ جائیگی......کہ بیوی کو رہن میں رکھ دیا ہے......ہاں میں اپنا اسلحہ رہن میں رکھ سکتا ہوں......یہودی سردار اس پر راضی ہو گیا......جب شب کا کافی حصہ بیت گیا......تو محمد بن مسلمہ اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ قلعہ میں داخل ہوئے......اور کعب بن اشرف کو آواز دی......اسکی بیوی نے کہا اس کی آواز سے خون کی بو آتی ہے......کعب نے کہا یہ ہمارا دوست محمد بن مسلمہ ہے کوئی بات نہیں......اب یہ یہودی سردار بڑی خوشی خوشی اپنے محمل سے نیچے اترا......اس کے سر سے خوشبو آ رہی تھی......محمد بن مسلمہ نے اس کی تعریف کی وہ یہ سن کر کہنے لگا......"عندی اعطر سید العرب وکمل العرب" اتھوڑی دیر بعد......محمد بن مسلمہ کے ساتھی عمرو نے کہا......اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک بار آپ کا سر پھر سونگھنا چاہتا ہوں......اس نے کہا ضرور!......انہوں نے اس کا سر سونگھا......اور سب نے ایک با رپھر سونگھا......وہ بڑا خوش تھا......تیسری مرتبہ انہوں نے پھر اجازت لی......اور اب دوسرے ساتھی کو اشارہ کر دیا......کہ جوں ہی کعب اپنا سر نیچے کرے اسکا سر اتار لو......چنانچہ عمرو نے سر سونگھا......اور حضرت محمد بن سلمہ نے اس دشمن اسلام کا سر تن سے جدا کر کے رکھ دیا......اور اس کا سر سالار اعظم ﷺ کی دربار میں پیش کر دیا۔

(صحیح بخاری جلد ثانی باب قتل کعب بن الاشرف ص ۵۷۶)

مولانا ناز کی کیفی ایسے لوگوں کو خراج تحسین یوں پیش کرتے ہیں۔

ہم مرد مسلمان ہیں صداقت کے پرستار
اے دشمن اسلام خبردار خبردار

میرے دوستو!

سالارِ اعظم ﷺ کے دور نبوت میں 759 صنم پرستوں سے اللہ کی دھرتی کو پاک کیا گیا......آپ ﷺ کی معرکہ آرائی جہاں ہوئی اللہ نے آپ کو فتح عطاء کی ہے......پھر آپ کے

Marfat.com

تیار کردہ سید سالار جہاں پہنچے ...... انہوں نے دنیا کی سپر پاوروں کو شکست سے دوچار کر دیا تاریخ عالم اٹھا کر دیکھو! بلکہ میں چیلنج سے کہتا ہوں ...... کہ جتنی فتوحات اللہ نے محمد عربی ﷺ کے اصحاب کو دی ہیں ...... ان کی مثال تاریخ پیش نہیں کر سکتی! ...... ایک خالد بن ولید کو دیکھو! 125 جنگوں کا فاتح ہے ......

- عبیدہ بن الجراح کو دیکھو! یرموک کی جنگ میں آٹھ لاکھ رومیوں کے پرخچے اڑا دیتے ہیں ......
- سعد بن ابی وقاص کو دیکھو! قادسیہ کی مشہور جنگ کی کمان کر رہے ہیں جنہوں نے فارس کے ساٹھ ہزار مجوسیوں کو اپنے پاؤں تلے روند ڈالا ...... اور قیصر و کسریٰ کا غرور خاک میں ملا دیا۔
- عمر بن خطاب کو دیکھو! جو 22 لاکھ مربع میل کے فاتح ہیں ...... جو فاتحانہ انداز سے بیت المقدس میں داخل ہو رہے ہیں ......
- عمرو بن العاص کو دیکھو! جو اسکندریہ فتح کر رہے ہیں ...... اور قبطیوں کا قلع قمع کر رہے ہیں۔
- امیر معاویہؓ کو دیکھو! جو 64 لاکھ ہزار مربع میل کے فاتح ہیں ...... جو قبرص کر رہے ہیں۔
- عبد اللہ بن عمر کو دیکھو! جو افریقہ کے جزیروں میں جبر جبر کافر سے معرکہ آرائی کر رہے ہیں ...... اور اس کی دو لاکھ فوج کو شکست فاش دے رہے ہیں۔
- عبد اللہ بن معمر کو دیکھو! جنہوں نے اصطخر کا عظیم علاقہ فتح کر کے پرچم اسلام کو بلند کر دیا۔
- عبد اللہ بن حازم کو دیکھو! جو افغانستان کے علاقے فتح کر کے قازف نامی کافر کا سر تن سے جدا کر رہے ہیں۔
- حارث بن مرہ کو دیکھو! جو سندھ سے مکران تک بڑھے چلے جا رہے ہیں۔

Marfat.com

- مہلب بن ابی صفرہ کو دیکھو! جو 44 ہجری میں ہندوستان پر لشکر اسلام کی پہلی کاروائی کر رہے ہیں۔
- سنان بن سلمہ کو دیکھو! جو قیقان کا علاقہ فتح کر کے دشمن اسلام کو پسپا کر رہے ہیں۔
- عقبہ بن نافع کو دیکھو! جو قیروان سے سوس تک علم جہاد بلند کر رہے ہیں۔
- موسیٰ بن نصیر کو دیکھو! جو مغرب کے عظیم شہر ''اوریہ'' کو فتح کر کے 50 ہزار قیدی جا رہے ہیں۔
- محمد بن مروان کو دیکھو! جو آرمینیہ کو فتح کر کے عیسائیوں کے گرجوں میں آگ لگا رہے ہیں......

سالارِ اعظم کے ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہؓ کی مقدس جماعت کو وہ سنہری اصول سکھائے جو ان اصولوں کو لے کر پورے عالم میں پھیل گئے ......صرف دس ہزار صحابہؓ کی قبریں پورے عرب میں ہیں......سارے صحابہؓ پوری میں نکل گئے......دنیا کی کوئی طاقت ان کے سامنے نہ ٹھہر سکی...... تپتے صحراؤں میں...... گنجان جنگلوں میں......جزیروں میں ......شہروں میں......ملکوں میں...... ہر جگہ فتح و کامیابی نے ان کے قدم چومے...... جہاد کی برکت سے پوری دنیا میں توحید کی صدائیں بلند ہونے لگیں......

اسی کو شاعر مشرق علامہ اقبال کہتے ہیں۔

تھے ہمیں ایک ترے معرکہ آراؤں میں
خشکیوں میں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں
دیں آذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں
کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں
شان آنکھوں میں جچتی تھی جہان داروں کی
کلمہ پڑھتے تھے ہم تلواروں کی چھاؤں میں

Marfat.com

جانباز کا نذرانہ

پہنچان ہے مومن کی اور عشق کا پیمانہ
جب نام نبی آئے ا آنکھوں کا چھلک جانا
یہ جان کی بازی ہے اظہار نہیں کافی
نیزے کی انی پر ہے جانباز کا نذرانہ
صدیق وامیں ہیں آپ ﷺ ایمان ویقین ہیں آپ ﷺ
اس حق کی گواہی کو دشمن نے بھی پہچانا
قرآن کی عیاں صورت ہے آپ ﷺ ہی کی سیرت
سچائی ہے عاری ہے جو اس سے ہے بیگانہ
صدیقؓ و عمر میں ہے، عثمانؓ و علیؓ میں ہے
وہ سوز کہ جس میں پھر جل جاتا ہے پروانہ
اے سعد محمد ﷺ سے لازم ہے محبت یوں
سب لوگ کہیں تجھ کو دیوانہ ہے دیوانہ
ان ہی کے تصور سے آباد ہے نہ دنیا
اے سعد یہ دل ورنہ ویرانہ ہے ویرانہ

جانثاران پیغمبر ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ الذی شرفنا بجوامع الکلم وامرنا بان نصلی علی سید ولد آدم سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم.

رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبینا وبالقرآن والحدیث قدوۃ واماما ......

امابعد:

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم. بسم اللہ الرحمن الرحیم.

محمد رسول اللہ. والذین معہ اشدآء علی الکفار رحما بینھم. وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تمس النار مسلما رانی اورانی من رانی.

(رواہ الترمذی. بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۵۴)

صدق اللہ وصدق رسولہ النبی الکریم

خدا کی راہ میں کیا کیا دُکھ اٹھائے ہیں، صحابہؓ نے
نبی کی محبت میں سر کٹائے صحابہؓ نے
گلے میں طوق سینہ پر پتھر خون بہتا ہے
مگر توحید کے نعرے لگائے ہیں صحابہؓ نے

Marfat.com

بغض ہے جن کے دل میں صحابہؓ کا
مسلمانوں کے دل میں گھر بنائے ہیں صحابہؓ نے

گرامی قدر واجب الاحترام علماء کرام اور برادران اسلام آج میں آپ کے سامنے ”جانثاران محمد عربی ﷺ“ کے عنوان سے چند لمحہ میں گفتگو کی سعادت حاصل کر رہا ہوں...... دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحیح صحیح عرض کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

سامعین ذی وقار!

جب چمنستان دھر کی قسمت کا ستارہ ہویدا ہوا......اور ظلمت کو اجالوں کی خبر ہوئی...... تو یتیم عبداللہ...... جگر گوشہ آمنہ...... امام حرم، حکمران عرب، قائد انسانیت، فرمانروائے عالم، فخر کونین...... عالم قدس سے عالم امکان میں تشریف لائے

☆......جن کی آمد سے ہر قسم کا شر ختم ہو گیا!
☆......جن کی آمد سے آتش کدہ کفر سرد پڑ گیا!
☆......جن کی آمد سے کلیسائے روم وایران لھم ہو گیا!
☆......جن کی آمد سے صنم خانوں سے توحید کے نغمات اٹھنے لگے!
☆......جن کی آمد سے مجوسیت کا شیرازہ بکھر گیا!
☆......جن کی آمد سے یہودیت نے دم توڑ دیا!
☆......جن کی آمد سے نصرانیت کے اوراق خزاں دیدہ ایک ایک کر کے جھڑ گئے!
☆......جن کی آمد سے قصرات نوشیرواں میں زلزلہ برپا ہوا!
☆......جن کی آمد سے فارس کی ہزار سالہ آتش نے تمازت کو خیر باد کہہ دیا!
☆......جن کی آمد سے اباطیل سطوت کے کنگرے گرنے لگے!
☆......جن کی آمد سے مقدس اور اضحم کی سلطنتیں لرزہ براندام ہو گئیں!
☆......جن کی آمد سے پاپائے روم اور شاہان حمیر سکتے میں پڑ گئے!

☆......جن کی آمد سے عقول و محول نے حیرت و استعجاب میں ہمت ہار دی!

☆......جن کی آمد سے شان فارس اور شوکت روم نے اعتراف عظمت کرلیا!

☆......جن کی آمد سے اوج چین کے قصرہائے فلک بوس گرنے لگے!

☆......جن کی آمد سے دلوں کے خلوت کدے روشن ہوئے!

☆......جن کی آمد سے اونٹوں کے حدی خواں، جن کے جمود کا طلسم صدہا برس سے نہ ٹوٹا تھا ...... یک بیک آتش بجاں ہوکر اٹھے ہر شعبے میں زمانے کو درس دینے لگے...... جاہلیت کے وہ فرزند جو شاید کشت و خواں اور جدال و قتال کے ہنگاموں میں اپنی عمریں کھودیتے...... اب وہ ابوبکر و عمر، عثمان و علی بن گئے۔

جو نہ تھے خود راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کردیا

میرے بھائیو!

تاریخ شاہد ہے...... عرب کے روشن ضمیر انسان ﷺ کی تیار کردہ جماعت وہ اپنے دین پر اتنے پکے ہوگئے ...... ان کو دہکتے ہوئے انگاروں پہ...... تپتے ہوئے صحراؤں پہ...... اُبلتی ہوئی دیگوں میں ...... سولیوں پہ لٹکا دیا گیا...... سوشل بائیکاٹ کیا گیا...... وطن سے بے وطن کردیا گیا...... پس دیوار زنداں کیا گیا...... ظلم وستم کے پہاڑ توڑ دیئے گئے ...... جسموں کو درمیان سے کاٹ دیا گیا...... آنکھیں نکال دی گئیں...... مکہ کے بازاروں میں گھسیٹا گیا...... بیت اللہ کے سائے میں خون کے فوارے بہہ گئے ...... پراپرٹی تباہ کردی گئی...... بیوی بچے چھین لئے گئے ...... وہ ظلم جس کو دیکھ کر آسمان بھی روئے...... یہ سب کچھ برداشت کرلیا...... مگر محمد عربی ﷺ کا دامن نہیں چھوڑا...... بلکہ مزید آگے بڑھتے گئے

تعزیر جرم عشق بے طرفہ ہے اے محتسب!
بڑھتا ہے ذوقِ جرم یہاں سزا کے بعد

میرے دوستو!

کفر کے ظلم و جبر کی دھوپ اپنے پورے جوبن پر تھی ...... لیکن اسلام کے متوالے پوری استقامت کے ساتھ اس دعوت کو لے کر آگے بڑھ رہے تھے ...... کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ دارارقم سے نکل کر کوہ صفا کے پاس سے گزر رہے تھے ...... اور لوگوں کو دعوت اسلام پہنچا رہے تھے ...... کہ قریب سے اسلام کا بڑا دشمن ابو جہل بھی گزرا ... جو داعی حق ﷺ کی راہ میں کانٹے بچھانا اور اس دعوت کے عوض انہیں تکلیفیں پہنچانا اس کا پسندیدہ مشغلہ بن چکا تھا ...... جب اس کافر اعظم نے موحد اعظم ﷺ کو دیکھا ...... تو نازیبا کلمات بکنا شروع کر دیئے ...... مٹی اور گوبر آپؐ پر پھینک دیا ...... رحمت عالم ﷺ نے بڑے صبر و تحمل سے کام لیا ...... کوئی جوابی کاروائی نہیں کی ...... اس امت کا فرعون اپنی خباثتوں سے تنگ آ کر واپس چلا گیا ...... رسول اللہ ﷺ بھی وہاں سے واپس ہوئے ...... اس منظر کو عبداللہ جدعان کی آزاد کردہ لونڈی کوہِ صفا پر اپنے گھر میں بیٹھی دیکھ رہی تھی ...... حضرت حمزہؓ جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے ...... شکار سے واپس آ رہے تھے ان کا وہاں سے گزر ہوا ...... لونڈی نے مخاطب کر کے کہا ”ابو عمارہ! کاش تم تھوڑی دیر پہلے یہاں موجود ہوتے تو تم اس ہولناک منظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے کہ ابو جہل نے تمہارے بھتیجے کے ساتھ کیسا ناروا سلوک کیا ہے ...... اس نے ابن عبداللہ کو سخت گالیاں بھی دی ہیں ...... اور انہیں بری طرح ستایا بھی ہے ...... لیکن وہ یہ سب کچھ برداشت کرتے ہوئے واپس چلے گئے ہیں“ ...... اس المناک روئیداد کو سن کر امیر حمزہ کے خون نے جوش مارا ...... وہ سیدھے خانہ کعبہ کی طرف گئے ...... جہاں ابو جہل مشرکین مکہ کے ساتھ محفل جمائے بیٹھا تھا ...... اور انہیں آج کی بے ہودہ کاروائی کی داستان سنا رہا تھا ...... حضرت حمزہ نے وہاں پہنچتے ہی اپنی کمان اس زور سے ابو جہل لعین کے سر پر ماردی ...... اس کے سر سے خون ابلنے لگا ...... پھر حضرت حمزہ نے ابو جہل کو مخاطب کر کے کہا کہ تو محمد (ﷺ) کو گالیاں دیتا ہے ...... میں بھی اسی کے دین پر ہوں ...... جو کچھ وہ کہتا ہے ...... میں بھی وہی

Marfat.com

کہتا ہوں ...... اگر تجھ میں ہمت ہے تو مجھے گالیاں دینے کی جرأت کر کے دیکھو...... ! دشمن اسلام جرأت نہ کر سکا یہ واقعہ حضرت حمزہ کے قبول اسلام کا سبب بنا......

(سیرۃ مصطفیٰ ص ۱۸۲، زرقانی ص ۲۵۲ ج ۱)

آپ کا شمار...... رسول اللہ کے ان مقدس صحابہ (رضی اللہ عنہم) میں ہوتا ہے...... جنہوں نے اپنے لہو سے گلشن اسلام کی آبیاری کی...... اور پیغمبر اسلام کی دعوت پر لبیک کہہ کر رزم حق و باطل میں اس انداز سے داخل ہوئے...... کہ آج پندرہ صدیوں کے گزرنے کے بعد بھی دنیا ان کی شجاعت اور محبت رسول اللہ کے ترانے گا رہی ہے......

اسی کو علامہ سلیمان ندویؒ یوں بیان کرتے ہیں۔

عشق نبوی درد معاصی کی دوا ہے
ظلمت کدہ دھر میں وہ شمع ھدیٰ ہے
بندہ کی محبت سے ہے آقا کی محبت
جو پیروِ احمدؐ ہے وہ محبوب خدا ہے

<u>میرے بھائیو!</u>

تاریخ اسلام میں سب سے پہلے سولی پر لٹکا دینے والا شخص...... اور مقتل میں کھڑے مسکرا کر رب کی عظمت کے گن گانے والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دیوانے کا نام ”ضبیب بن عدی“ ہے رسول اللہ کے اس دیوانے کے لئے مشرکین نے حرم سے باہر تنعیم میں ایک درخت پر سولی کا پھندا لٹکایا...... چاروں طرف کافر جمع ہو گئے...... کافروں سے مخاطب ہوئے کہ...... ذرا ٹھہر جاؤ...... مجھے اپنے رب کے حضور دو رکعت پڑھ لینے دو! چنانچہ چشم فلک دیکھا...... اسلام کے اس داعی کو کفار شہید کرنے کے لئے جمع تھے...... اس غریب الوطنی میں بھی خبیبؓ کو اپنے آقا کی یاد نہیں بھولی آسمان کی طرف منہ کر کے اپنے رب سے ندا کرنے لگے ”اے میرے مولد خبیب تو مجبور ہے لیکن تو مجبور نہیں...... تو میرا اسلام اپنے

Marfat.com

حبیب تک پہنچادے...... کیونکہ اس وقت ان تک میرا سلام پہنچانے والا تیرے سوا کوئی نہیں ہے...... تو میرے قاتلوں سے میرا بدلہ لینا...... ان میں سے کوئی باقی نہ رہے...... خبیب کی ندا نے عرش بریں کو ہلا کر رکھ دیا...... تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ رسول اللہ کے اس جانثار کا سلام پہنچانے کے لئے...... حضرت جبرئیل حضور ﷺ کی بارگاہ میں پہنچ گئے...... اور حضرت خبیب کا سلام پہنچا دیا...... سارے مشرک آپ کے اردگرد تلواریں...... نیزے اور تیر لئے کھڑے ہیں...... تو ایک کافر نے سولی پر کھڑے خبیب سے پوچھ لیا! خبیب تجھے یہ پسند ہے کہ آج یہاں تیری جگہ محمد ﷺ ہوتے؟ دشمن کی قید ظلم و جبر اور موت کا خونی منظر تو خبیب کو نم دیدہ نہ کر سکا...... لیکن ایک کافر کی زبان سے نکلنے والے ان الفاظ نے خبیبؓ کو تڑپا کر رکھ دیا...... فرمایا اللہ کی قسم لاکھوں جانیں اس ہستی کے قدموں پر نچھاور ہوں...... میں تو یہ بھی برداشت نہیں کرتا...... کہ انہیں ایک کانٹا بھی چبھے...... دشمن کی طرف سے...... لیکن کفر کے سامنے سرنگوں نہیں ہوتے پیغمبر کے دامن کو نہیں چھوڑا۔ (فتح الباری) حضرت خبیب بن عدی نے سولی پر چڑھتے ہوئے...... پھانسی کا پھندا گلے میں ڈال کر یہ اشعار پڑھے

ولست ابالی حین اقتل مسلما
علی ای جنب کان فی اللہ مصرعی
و ذلک فی ذات الالہ و ان یشاء
یبارک فی اوصال شلو ممزع

(انعام الباری فی شرح اشعار البخاری ص ۹۳)

میرے دوستو!

مؤرخ اسلام علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے...... کہ رسول اللہ کی مقدس جماعت جنہوں نے ریت پر تڑپ کر...... انگاروں پر جل کر...... سولیوں پر چڑھ کر...... نیزوں پر سج کر...... زنجیروں کی زینت بن کر...... آتش شرک کو

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کی مقدس جماعت جنہوں نے ریت پر تڑپ کر...... انگاروں پر جل کر...... سولیوں پر چڑھ کر...... نیزوں پر سج کر...... زنجیروں کی زینت بن کر...... آتش شرک کو بجھا دیا...... جنہوں نے وطن سے بے وطن ہو کر...... گھر سے بے گھر ہو کر...... جان مال لٹا کر...... مصائب سہہ کر...... بزم سے رزم تک جا کر...... عواقب دیکھ کر...... ظلم وستم کے مورد بن کر...... طعنے سن کر...... منبر ومحراب سے میدان کارزار پہنچ کر...... شاہوں کے گریبانوں سے کھیل کر...... سلطنتوں میں زلزلہ برپا کر دیا...... جنہوں نے طلاطم کے سمندروں کے شناور بن کر...... ظلمت کے اندھیروں میں چراغ رحمت ہو کر...... حکمران ہو کر...... سپاہی بن کر...... فیصل بن کر...... جرنیل بن کر...... سالار بن کر...... مبلغ، مفسر، محدث بن کر...... مشرق تا مغرب اسلام کا پرچم لہرا کر...... آبروئے رسول کو...... دین رسول اللہ کو...... تعلیمات رسول اللہ کو باقی رکھا جوں کا توں رکھا...... ان نفوس قدسیہ نے شجر اسلام کی آبیاری کی ہے۔ شاعر رسول اللہ ﷺ کی محبت میں جھوم جھوم کر کہتا ہے۔

نبی کی عزت و حرمت پہ مرنا عین ایمان ہے
سر مقتل بھی ان کا ذکر کرنا عین ایمان ہے

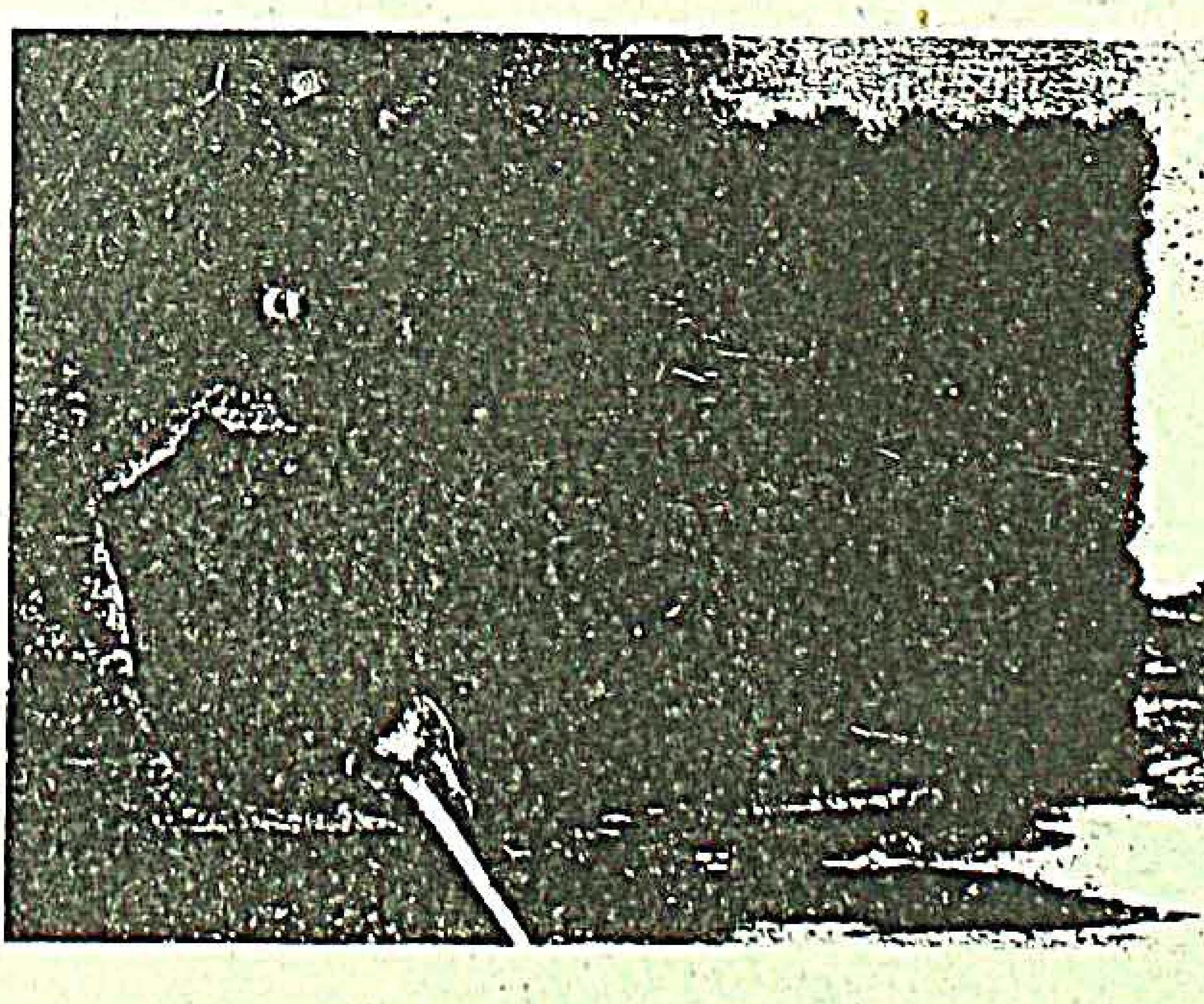

Marfat.com

محبوبِ خدا ﷺ کہیے

رسولِ مجتبیٰ کہیے، محمد ﷺ مصطفیٰ کہیے
خدا کے بعد بس وہ ہیں، پھر اس کے بعد کیا کہیے

شریعت کا ہے یہ اِصرار ختم الانبیاء کہیے
محبت کا تقاضا ہے کہ محبوبِ ﷺ خدا کہیے

جب ان کا ذکر ہو دُنیا سراپا گوش ہو جائے
جب ان کا نام آئے مرحبا صلِّ علیٰ کہیے

مرے سرکار کے نقشِ قدم شمعِ ہدایت ہیں
یہ وہ منزل ہے جس کو مغفرت کا راستہ کہیے

محمد ﷺ کی نبوت دائرہ ہے نُورِ وحدت کا
اسی کو ابتدا کہیے، اسی کو انتہا کہیے

غبارِ راہِ سُرمۂ چشمِ بصیرت ہے
یہی وہ خاک ہے جس خاک کو خاکِ شفا کہیے

مدینہ یاد آتا ہے تو پھر آنسو نہیں رُکتے
مری آنکھوں کو ماہر! چشمۂ آبِ بقا کہیے

(ماہر القادری)

Marfat.com

ختم نبوت

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمدللّٰہ الاحد الصمد العلام الغفار . والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد خاتم النبیین الاخیار . وعلیٰ آلہ واصحابہ المصطفین الاطہار ......

امابعد:

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم . بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم .
ما کان محمدابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین .
وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا قائد المرسلین ولافخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اوّل شافع ومشفع ولا فخر.

(رواہ الدارمی بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۱۴)

صدق اللّٰہ وصدق رسولہ النبی الکریم

تاج ہے ختم نبوت کا سر اقدس پر
گرد انوار ہی، انوار نظر آئے ہیں
سارے نبیوں میں نہ کیوں دھج ہو نرالی ان کی
باندھ کر ختم نبوت کی وہ دستار آئے
ہم نے روندا ہے زمانے میں فرنگی کا وقار
گرچہ مظلوم ہیں ہم بے سروسان ہیں ہم
آنے پائے نہ کوئی تخت نبوت کے قریب
دیکھئے خواجہ کونین کے دربان ہیں ہم

گرامی قدر علماء کرام اور برادران اسلام ...... آج میں آپ کے سامنے ''ختم نبوت'' کے عنوان سے مخاطب ہونے کا شرف حاصل کر رہا ہوں ...... دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحیح صحیح عرض کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

سامعین گرامی قدر!

نبوت کا آغاز اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے کیا ...... پھر اس کو حضرت نوح علیہ السلام کی ذریت میں رکھ دیا ...... پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذریت میں منحصر کر دیا '' وجعلنا فی ذریته النبوة والکتاب '' ...... پھر اس کی دو شاخیں کر دیں ...... ایک بنی اسرائیل کی شاخ ہے ان کے آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرار پائے ...... دوسری شاخ بنی اسماعیل کی ہے ان میں خاتم النبیین علی الاطلاق حضرت محمد ﷺ قرار پائے ...... سلسلہ نبوت آپ ﷺ پر اختتام فرمایا۔

'' انا سید ولد اٰدم یوم القیٰمة ولا فخر بیدیٰ لواء الحمد ولا فخر ''
(مشکوٰۃ ص ۵۱۳)

حضرت آدم علیہ السلام اور سب نبی میرے جھنڈے تلے ہوں گے ...... سب نے آپ کا مسجد اقصیٰ میں زمانہ پالیا اور آئندہ بھی پالیں گے ...... اور سب کے سب ایک زمانہ میں ہوتے ...... تو آپ کی مثال ایسی ہوتی جیسے امام اکبر ہوتا ہے ...... لیکن تمام انبیاء آگے پیچھے ظاہر ہوئے اور رسول اللہ کمال شئی کے رتبے میں ظاہر ہوئے اور یہ تاخر زمانہ کے اعتبار سے ظاہر ہوا ...... '' بدی الخلق و کنت اٰخرهم فی البعث ''

(روح المعانی جلد ۷ ادر منشور : کنزل العمال)

میرے ذریعے خلق ظاہر ہوئی اور ابتداء مجھ سے ظاہر ہوئی اور تمام انبیاء کے بعد مجھے مبعوث کیا گیا۔ ہدایہ الحیاری میں لکھا ہے ''لو لم یظهر محمد بن عبداللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لبطلت نبوة سائر الانبیاء '' اگر محمد بن عبداللہ کا ظہور نہ ہوتا تو تمام انبیاء

Marfat.com

کی نبوت باطل ہو جاتی...... معلوم ہوا رسول اللہ کا ظہور تمام انبیاء کی نبوت کی تصدیق فعلی ہے اسی کو شاعر کہتا ہے۔

نہ شمع جلتی نہ پھول کھلتے نہ دن نکلتا نہ رات ہوتی
جو یہ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا وجود کون و مکان نہ ہوتا
یہ عالم ہست وبود ہوتا نہ زندگی کا وجود ہوتا
جہاں کی تخلیق ہی نہ ہوتی جو حاصل دو جہاں نہ ہوتا
نماز اقصیٰ میں تھا یہ ہی میر عیاں، میں ہوں معنی اوّل و آخر
کہ دست بستہ ہیں حاضر جو سلطنت پہلے کر گئے

میرے بھائیو!

قرآن کریم میں ستر ۷۰ آیات رسول اللہ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر شاہد ہیں...... اور دوسو ۲۰۰ کے قریب احادیث موجود ہیں، جن میں رسول اللہ نے مختلف طریقوں سے، مختلف عنوانات سے مختلف اسلوبوں سے، مختلف انداز سے مسئلہ ختم نبوت کو واضح کیا ہے ...... پوری امت محمدیہ کا متفقہ فیصلہ ہے...... کہ رسول اللہ کے بعد کوئی نبی نہیں...... لیکن سب سے پہلے بناوٹی نبوت کے دعویٰ کی ناپاک جسارت کرنے والا روئے زمین کا پہلا بدترین انسان جس نے مدینہ منورہ میں ۲ ہجری کو نبوت کا دعویٰ کیا...... اس منحوس شخص کا نام تاریخ کے سیاہ اوراق میں صاف بن صیاد لکھا ہے۔

☆ 6 ہجری میں نبوت کا دعویٰ کرنے والہ اسود بن کعب عنسی ہے

☆ 8 ہجری کو خیبر میں دعویٰ نبوت کرنے والہ طلیحہ بن خولید اسدی ہے

☆ 10 ہجری کو یمامہ میں دعویٰ نبوت کرنے والہ مسیلمہ بن کبیر کذاب ہے

☆ 14 ہجری میں ایک اور مکروہ چہرہ ظاہر ہوا...... ایک عورت جس کا نام سجاح بنت حارث ہے الجزیرہ میں دعویٰ نبوت کیا اور پھر مسیلمہ کذاب سے شادی رچائی۔

Marfat.com

☆ 64 ہجری کو کوفہ میں دعویٰ نبوت کرنے والہ مختار بن ابو عبید ثقفی ہے

☆ 96 ہجری کو کوفہ کے علاقہ میں دعویٰ نبوت کرنے والہ بیان بن سمعان تمیمی ہے

☆ 120 ہجری تیسرا کوفہ میں دعویٰ نبوت کرنے والہ ابو منصور عجلی ہے

☆ 129 ہجری کو چوتھا کوفہ میں دعویٰ نبوت کرنے والہ مغیرہ بن سعید عجلی ہے

☆ 130 ہجری کو اندلس میں دعویٰ نبوت کرنے والہ صالح بن ظریف ہے

☆ 134 ہجری کو پانچواں کوفہ میں دعویٰ نبوت کرنے والہ محمد بن فضلاص الخطب ہے

☆ 135 ہجری کو مراکش میں دعویٰ نبوت کرنے والہ اسحاق اخرس ہے

☆ 148 ہجری کو بغداد میں دعویٰ نبوت کرنے والہ حکیم مقنع ہے

☆ 154 ہجری کو ایران میں دعویٰ نبوت کرنے والہ استاد سلیس ہے

☆ 218 ہجری اصفہان میں دعویٰ نبوت کرنے والہ ابو عیسیٰ بن یعقوب ہے

☆ 249 ہجری کو بحرین میں دعویٰ نبوت کرنے والہ علی بن محمد بن عبد الرحیم ہے

☆ 260 ہجری کو بحرین میں دعویٰ نبوت کرنے والہ یہود بن ابان ہے

☆ 298 ہجری کو قاہرہ میں دعویٰ نبوت کرنے والہ ابو العباس ہے

☆ 301 ہجری کو مصر میں دعویٰ نبوت کرنے والہ عبد اللہ بن احمد ہے

☆ 316 ہجری کو سوڈان میں دعویٰ نبوت کرنے والہ مادطی ہے

☆ 313 ہجری کو افریقہ میں دعویٰ نبوت کرنے والہ ابو محمد حامیم ہے

☆ 316 ہجری کو افغانستان میں دعویٰ نبوت کرنے والہ احمد بن کیال ہے

☆ 318 اور 322 کو افریقہ میں دعویٰ نبوت کرنے والہ دو عورتیں ہیں

☆ 411 ہجری کو مصر میں دعویٰ نبوت کرنے والہ حمزہ زوزنی ہے

☆ 442 ہجری کو دوسرا عراق میں دعویٰ نبوت کرنے والہ بھافریدین ہے

☆ 438 ہجری کو عراق میں دعویٰ نبوت کرنے والہ حسین بن عمران ہے

Marfat.com

☆600 ہجری کو دوسرا عراق میں دعویٰ نبوت کرنے والہ محمود واحد گیلانی ہے

☆ 655 ہجری کو افریقہ میں دعویٰ نبوت کرنے والہ قطب الدین احمد ہے

☆780 ہجری کو دمشق میں دعویٰ نبوت کرنے والہ احمد بن ہلال ہے

☆955 ہجری کو ہندوستان میں دعویٰ نبوت کرنے والہ بایزید عبداللہ انصاری ہے

☆1903 عیسوی کو جموں کشمیر میں دعویٰ نبوت کرنے والہ چراغ دین ہے

☆1904 عیسوی کو حیدر آباد میں دعویٰ نبوت کرنے والہ عبداللہ فامی ہے

☆1907 عیسوی کو چیچہ وطنی میں دعویٰ نبوت کرنے والہ عبداللہ پٹواری ہے

☆1977 عیسوی کو سمبر یال میں دعویٰ نبوت کرنے والہ احمد سعید قادیانی ہے

☆1918 عیسوی کو قادیان میں دعویٰ نبوت کرنے والہ احمد نواز ہے

☆1920 عیسوی کو صوبہ بہار میں دعویٰ نبوت کرنے والہ یحییٰ عین اللہ ہے

☆1930 عیسوی کو لندن میں دعویٰ نبوت کرنے والہ خواجہ اسماعیل ہے

☆1926 عیسوی کو امریکہ میں دعویٰ نبوت کرنے والہ ٹموتھی ہے

☆1981 عیسوی نائیجریا میں دعویٰ نبوت کرنے والہ محمد ومراد ہے

☆1982 عیسوی کو شیخوپورہ میں دعویٰ نبوت کرنے والہ محمد علی ہے

☆1983 عیسوی کو ہزارہ میں دعویٰ نبوت کرنے والہ غلام فرید ہے (تعارف قادیانیت ص ۳۷)

☆28 فروری 1997 کو لاہور میں دعویٰ نبوت کرنے والہ یوسف کذاب ہے......

ان سے بڑھ کر 1901ء میں دجال قادیان مرزا قادیانی کو معمولی نوعیت کا مجرم نہیں ۔ یہ پورے عالم اسلام اور اسلام کا دشمن ہے...... اس کی فرد جرم شیطان کی آنت سے بھی زیادہ طویل ہے...... یہ شخص خدائی کا دعویٰ کرنے جرم میں...... فرعون، نمرود اور شداد ہے ......نبوت کا دعویٰ کرنے کے جرم میں...... یہ اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب ہے......توہین رسالت کے جرم میں...... یہ ابوجہل، ابولہب اور ولید بن مغیرہ ہے...... قرآن مجید

میں تحریف کرنے کے جرم میں ...... یہ یہود و نصرانی ہے...... صحابہؓ کی توہین کے جرم میں ...... ابن سبا ہے ...... دین اسلام سے پھر جانے کے جرم میں ...... یہ مرتد ہے ...... تعلیمات اسلامیہ کو مسخ کرنے کے جرم میں ...... یہ زندیق ہے...... حضرت علیؓ کی توہین کرنے کے جرم میں ...... یہ خارجی ہے...... امام حسینؓ کی شان میں بکواس کرنے کے جرم میں ...... یہ شمر ہے اسلام کو گالیاں دینے کے جرم میں ...... یہ راجپال اور سلمان رشدی ہے ...... ظاہر مسلمان اور باطنا کافر ہونے یعنی منافق ہونے کے جرم میں ...... یہ عبداللہ بن ابی ہے...... خود کو انسان کا بچہ نہیں بلکہ کرم خاکی بننے کے جرم میں ...... یہ ڈارون کی اولاد ہے ...... جھوٹے شداد نے بہشت بنائی اور جھوٹے مرزا قادیانی نے بہشتی مقبرہ بنایا...... اس کفریہ نقالی کے جرم میں...... یہ مشن شداد کا علمبردار ہے......

مولانا ظفر علی خان نے کیا خوب کہا ہے۔

نبوت بھی رسیلی ہے
پیمبر بھی رسیلا ہے

میرے دوستو!

یہ خطرناک مجرم آج بھی دندناتا ہوا زندہ ہے...... بلکہ کیونکہ کوئی بھی شخص اس وقت تک زندہ رہتا ہے...... جب تک اس کے نظریات زندہ رہتے ہیں ...... پرسوں یہ ملعون مرزا بشیر الدین جہنمی کی صورت میں زندہ تھا...... کل یہ مردود مرزا ناصر دوزخی کی صورت میں زندہ تھا...... اور آج یہ فخر شیطان مرزا طاہر کی صورت میں زندہ ہے...... اور جب تک فرش خاکی پر ایک بھی قادیانی رہے گا یہ اس کی صورت میں زندہ رہے گا ...... اس کی ارتدادی تحریریں چھپ رہی ہیں...... اس کے ایمان سوز لیکچرز کی اشاعت بڑے زور شور سے جاری ہے...... اس کا یوم پیدائش اور یوم مرگ بڑے اہتمام سے منایا جاتا ہے...... خود تو مر گیا...... لیکن اپنی قائم کردہ ''مرتد یونیورسٹی'' سے تعلیم یافتہ ہزاروں چیلے چانٹے کفر و ارتداد کی تبلیغ کے لئے

Marfat.com

چھوڑ گیا...... جو آج بھی چمن اسلام میں بارودی سرنگیں بچھا رہے ہیں...... معاذ اللہ بڑی شدت سے اس روز بد کا انتظار کر رہے ہیں جب یہ چمن ایک زوردار دھماکے سے ویرانے میں تبدیل ہو جائے گا...... اور دور دور تک خاک اڑتی دیکھائی دے گی......

ڈھیٹ اور بے شرم بھی عالم میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

میرے بھائیو:

ایمان قدرت کا سب سے جلیل القدر تحفہ ہے...... اور ہدایت صرف رب ذوالجلال کے ہاتھ میں ہے...... وہ چاہے تو محلات میں رہنے والوں کو نعمت ایمان سے محروم رکھے...... اور کسی دریا کے کنارے ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی میں رہنے والے کے دل کو ایمان کا خزینہ بنا دے...... وہ چاہے تو بادشاہوں کو حالت کفر میں مار دے اور انہیں جہنم کا ایندھن بنا دے ...... اور اس کی منشا ہو تو غربت وافلاس کی چسکی میں پسنے والے کو مسند ولایت پہ فائز کر دے ...... اور بعد از موت جنت الفردوس اس کا مقدر ٹھہرا دے...... رئیس قریش ابو جہل دولت ایمان سے محروم رہا...... اور حبشہ کا غلام بلال حبشی مؤذن رسول کا اعزاز پاتا ہے...... سیم وزر میں کھیلنے والا ابولہب رسول خدا کا چچا ہونے کے باوجود قفسِ کفر میں انتہائی عبرتناک موت مرجائے ...... اور ایران سے آنے والا غربت کا مارا سلمان فارسی رفیق خاتم النبیین ﷺ بنا تا ہے...... تاجدارِ ختم نبوت کا کلیوں کو شرماتا بچپن شبنم سے مطاہر لڑکپن اور رشک مہتاب و آفتاب جوانی اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے بہت سے بدقسمت کفر کی ظلمت میں دم توڑ گئے ...... اور روم سے آنے والے صہیب رومی آغوش نبوت میں آبسے اور دامن مصطفیٰ کی ٹھنڈی ہواؤں سے لطف انداز ہونے لگتے ہیں...... دنیا میں بڑے بڑے ادیب، شاعر، مقرر، ڈاکٹر ، سیاست دان، سائنسدان، ماہر طبیعات، ماہر حیاتیات، ماہرین اقتصادیات، ماہرین ریاضیات ماہرین عمرانیات، ماہرین کیمیا، ماہرین فاسفر، جرنیل، منتظمین، حکمران، مورخین

آئے اگر ان کے پاس ایمان نہیں تھا تو ان کو ان کا علم گمراہی سے نہ بچا سکا...... تکمیل نبوت کے بعد اس بزم ہستی میں ہر لمحہ فطرت کی یہ صدا گونجتی ہے...... کہ اب جو بھی منزل تک پہنچنا چاہتا ہے...... اسے دامن مصطفیٰ ﷺ سے وابستہ ہونا ضروری ہے...... جس کے ہاتھ میں دامن مصطفیٰ نہیں اسے قدم قدم پہ ٹھوکریں لگتی ہیں...... اس کی عقل اسے کفر و ضلالت کے لق و دق ریگستانوں میں لئے گھومتی ہے...... اور منزل کی تلاش میں آبلہ پا سرگرداں مسافر ویرانوں میں سسک سسک کر دم توڑ دیتا ہے۔

خلاف پیغمبر کسے راہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

میرے دوستو!

اس دین برحق کے لئے ہادی برحق ﷺ نے طائف کے بازاروں میں پتھر کھائے...... میدان احد میں دنداں مبارک شہید کرائے...... عزیز و اقارب، جان کے دشمن بن گئے...... مکہ جیسے وطن سے نکالے گئے...... شان اقدس میں فحش گالیاں بکی گئیں...... گلے میں کپڑے کا پھندہ ڈال کر دبایا گیا...... حالت نماز میں جسم اطہر پر غلیظ اوجھری رکھی گئی...... اسی دین...... کی عمارت کی تعمیر کے لئے صحابہ کرامؓ نے اپنی ہڈیوں کی اینٹیں اور خون کا گارا پیش کیا...... حضرت بلالؓ نے دہکتے ہوئے انگاروں پہ لیٹ کر وفائے اسلام کی تاریخ رقم کی...... حضرت حمزہؓ نے جسم کے ٹکڑے کروا کر اسلام سے عشق کا لافانی باب لکھا...... حضرت خبیبؓ بن عدی تختہ دار پہ جھول کر اسلام پر فدا ہو گئے...... صحابہ کرامؓ اور تابعین اسلام کی حفاظت کرتے کرتے سر کٹا کر اسلام پر نثار ہو گئے...... طارق بن زیاد، نورالدین زنگی، صلاح الدین ایوبی، محمد بن قاسم، سلطان محمود غزنوی، سلطان ٹیپو، یوسف بن تاشفین، سید احمد شہید، شاہ اسماعیل شہید، حافظ ضامن شہید، مولانا جعفر تھانسری، مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا محمود حسن دیوبندی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا عبیداللہ سندھی، مولانا احمد علی

Marfat.com

لاہوری، انور شاہ کشمیری، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، قاضی احسان احمد شجاع آبادی جیسے فرزان اسلام نے باطل کے پرخچے اڑا دیئے اور پورے عالم اسلام پر اسلام کا پرچم لہرا دیا ......آج قادیانیوں کی یلغار میں گھرا ہوا اسلام تیرا منہ تک رہا ہے...... مدد کے لئے صدا دے رہا ہے......تجھ سے سوال کر رہا ہے کہ آج جھوٹی نبوت نے تیرے جد پہ زہریلے تیروں کی بارش شروع کر رکھی ہے اور تم خاموش تماشائی ہو......تمہاری غیرت کہاں گئی؟...... تمہاری شجاعت کہاں گئی؟...... نبی کریم ﷺ سے تمہارا عشق و وفا کا رشتہ کہاں گیا؟......اب اٹھو! اور قادیانیت کے شجر خبیثہ کو بہالے جاؤ......اور گرجدار آواز میں یہ نعرہ لگادو......

لکھتا ہوں خون دل سے یہ الفاظ احمریں
بعد از رسولؐ ہاشمی کوئی نبی نہیں

محمد عمیر شاہین

دار الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا

Marfat.com

مآخذ

صحیح البخاری	محمد بن اسماعیلؒ بن ابراہیم بن مغیرہ	(۲۵۶ھ)
صحیح مسلم	مسلم بن حجاج ابو الحسین القشیریؒ	(۲۶۱ھ)
جامع ترمذی	محمد بن عیسیٰ بن سورہ ترمذی	(۲۷۹ھ)
مسند احمد	امام احمد بن حنبل الشیبانیؒ	(۲۴۱ھ)
مشکوٰۃ شریف	ولی الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی العمری	(۷۴۳ھ)
کنز العمال	علی المتقیؒ	(۹۷۵ھ)
فتح الباری	ابن حجر عسقلانیؒ	(۸۵۲ھ)
الشفاء	قاضی عیاضؒ	(۵۴۴ھ)
انعام الباری	مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہریؒ	
ملفوظات کشمیریؒ	مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ	(۱۳۵۳ھ)
	خطیب بغدادی	(۴۶۳ھ)
سیرۃ مصطفیٰ	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	....
تحفہ قادیانیت	مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ	....
مجرم اسلام	محمد اورنگ زیب خان صاحب	....
جب حضور آئے	محمد متین خالد صاحب لاہور	....
سہ ماہی الانوار	کراچی	....
خلافت راشدہ	فیصل آباد	....
بنات عائشہؓ	مولانا محمد مقصود صاحب	....
تذکرہ محبوب کبریا	مولانا عبدالکریم ندیم صاحب مدظلہ	....
عہد نبوت کے ماہ وسال	مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ	....

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مَا مِنْ رَجُلٍ يَسْلُكُ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا إِلَّا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ ○

راہِ علم کے مُسافر

تالیف
مولانا محمد عمیر شاہین

Marfat.com

حیاتِ مسیح علیہ السلام

افادات

مناظرِ اسلام مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب وتبویب

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

ردقادیانیت کورس چناب نگر میں مولانا اوکاڑوی کے ۹ گھنٹے کا لیکچر
مناظرانہ ذوق رکھنے والے حضرات کے لیے لاجواب تحفہ۔
مولانا اوکاڑوی کی سالہا سال کی محنت کا نچوڑ۔

کمپوزنگ کے مراحل طے کر رھی ھے انتظار فرمائیے۔

رابطہ

قاری ابوبکر صدیق

Marfat.com

وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا (الحديث)

سکول، کالجز، دینی مدارس کے
طلباء و طالبات کے لئے ایک
پُرکشش تحفہ

علمی، ادبی، تاریخی، تحقیقی تقاریر

ذوقِ خطابت

تالیف
مولانا محمد عمیر شاہین

مکتبہ ختمِ نبوۃ

Marfat.com